ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر "الفضل" ہو۔

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل قادیان

خطبہ نمبر ۴۲

ایڈیٹر غلام نبی — یوم جمعہ — قیمت پانچ پیسے

جلد ۲۹ | ۲۸- ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش | ۸- ماہ ذوالقعدہ ۱۳۶۰ ھ | ۲۸- ماہ نومبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۷۱

180

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶- ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ کی طبیعت گو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ مگر کمزوری اور نقاہت ابھی بہت ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

آج جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مردان اور نعیمہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر فتح دین صاحب کے جنازے یہاں لائے گئے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائے اور دونوں مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ ترقی درجات کے لئے دُعا کی جائے۔

خطبہ جمعہ

مستقل اور دائمی ترقی حاصل کرنے کا گُر

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۱- ماہ نبوت ۱۳۲۰ ہش مطابق ۲۱ نومبر ۱۹۴۱ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے حسب ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت کی
یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (آل عمران ع ۲۰)

اس کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اس آیت میں

تین نصیحتیں

بیان کی ہیں۔ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا۔ دُنیا میں جب کوئی شخص مومن بنتا ہے۔ تو

پہلا مقابلہ

اُس کو اپنے نفس سے پیش آتا ہے۔ اور نفس کے ساتھ جو مقابلہ ہوتا ہے اس میں ہر انسان اپنے بوجھ کو آپ ہی اٹھا سکتا ہے۔ نماز انسانی نفس کے ساتھ تعلق رکھنے والی ایک عبادت ہے۔ اس کے پڑھنے میں کوئی دُوسرا شخص کسی نمازی کی کیا مدد کر سکتا ہے۔ روزے کے وقت جو تکلیف انسان کو ہوتی ہے۔ اس کو کوئی اُس کا ساتھی کس طرح ہٹا سکتا ہے۔ انسان کے دل میں جو شبہات اور وساوس پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اُن میں اس کی بیوی اس کے بچے۔ اور اس کے قریب ترین رشتہ دار اس کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ غرض نفس کے اندر پیدا ہونے والے وساوس اور لالچ اور حرص اور اسی قسم کے اور بیسیوں امراض جن کو دُور کئے بغیر انسان خدا کو نہیں پا سکتا۔ اور نہ دین کی حقیقت اور مغز سے وُہ آگاہ ہو سکتا ہے۔ سب ایسی چیزیں ہیں کہ ان میں دُوسرے لوگ اس کے مد نہیں ہو سکتے۔ پس

شیطان کے ساتھ جنگ

جو درحقیقت نفسانی جنگ ہوتی ہے۔ صرف اکیلے ہی لڑی جا سکتی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح ناصری ؑ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ ہر شخص اپنی صلیب آپ اُٹھا کر چلے۔

صلیب اٹھانے کے معنے

در اصل یہی ہیں۔ کہ اپنے نفس کو خدا کے لئے قربان کر دیا جائے۔ اور شیطان کا پوری طرح مقابلہ کیا جائے۔ اور حضرت مسیح ؑ فرماتے ہیں۔ کہ یہ مقابلہ ایسا ہے جس میں کوئی شخص کسی دُوسرے کی صلیب نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ انسان جب تک اپنے نفس کو آپ نہ مارے۔ اس وقت تک نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ یہی وُہ امر ہے جس کی وجہ سے ہم عیسائیوں پر اعتراض کرتے۔ اور کہا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے

کفارہ کا غلط مسئلہ

ایجاد کر لیا۔ کیونکہ جو گناہ انسان کے نفس کے اندر پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو کوئی دُوسرا شخص اُٹھا نہیں سکتا۔ دوسرے انسان صرف اُن اُمور میں مدد دے سکتے ہیں۔ جو باہر سے پیدا ہوں۔ کسی انسان کی ذات سے تعلق رکھنے والے۔ اور قلب کے اندر پیدا ہونے والے گناہوں میں دُوسرے ساتھی کام نہیں آ سکتے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا جب کبھی تم ایمان لاؤ۔ تو تمہیں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پہلا مقابلہ تمہارا اپنے آپ سے ہوگا۔ اور اس مقابلہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ تمہارے پاس تمہاری بیوی سوئی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر وُہ نہیں جانتی۔ کہ تمہارے دل میں کیا شبہات اور وساوس پیدا ہو رہے ہیں۔ تمہارے بچے تمہارے پاس بیٹھے ہُوئے ہوتے ہیں۔ مگر وُہ نہیں جانتے۔ کہ تمہارے دل میں کیا خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور تم نہیں جانتے کہ اُن کے دلوں میں کیا خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ کثرت کے ساتھ اس قسم کے واقعات ہُوئے ہیں۔ کہ میاں بیوی اکٹھے سو رہے تھے۔ اور بظاہر ان میں سے ایک جو دوسرے کی

قلبی کیفیات سے ناواقف

تھا سمجھتا تھا۔ کہ ہمارے آپس کے تعلقات بڑے اچھے ہیں۔ مگر رات کو اٹھ کر میاں نے بیوی کو یا بیوی نے میاں کو قتل کر دیا۔ جب تک اُس میاں نے اپنی بیوی کو قتل نہیں کیا تھا۔ یا جب تک اس بیوی نے اپنے میاں کو قتل نہیں کیا تھا۔ اس وقت تک دُوسرا فریق یہی سمجھتا تھا۔ کہ اس کے دل میں میرے متعلق محبت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ کئی لوگ ہوشیاری کی وجہ سے اپنے خیالات کو اس طرح چھپاتے ہیں کہ باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی خیالات کو ظاہر کرنے کے لئے چہرے میں بہت کچھ سامان رکھ دیا ہے۔ پھر بھی وہ اُن آثار کو دبا دیتے ہیں۔ اور اپنے خیالات کو ایسا مخفی رکھتے ہیں۔ کہ دُوسرا شخص قرائن سے بھی نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اُن کے اندر کینہ ہے۔ یا بُغض ہے۔ یا وُہ کوئی بد ارادہ رکھتے ہیں۔ تو پاس لیٹے ہُوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خیالات کا پتہ نہیں ہوتا

پاس لیٹے ہوئے ماں اور بیٹی کو ایک دوسرے کے خیالات کا پتہ نہیں ہوتا۔ پاس لیٹے ہوئے باپ اور بیٹے کو ایک دوسرے کے خیالات کا پتہ نہیں ہوتا۔ اور جب ایک دوسرے کے خیالات کو انسان سمجھ ہی نہیں سکتا۔ تو وہ ان امور میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرسکتا ہے۔ اور وہ خیالات جو انسانی قلب کی گہرائیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو کس طرح درست کرسکتا ہے۔ انسان دوسرے کو سمجھا کر اس کی عقل تو درست کرسکتا ہے مگر انسان دوسرے کو سمجھا کر اس کے ایمان اور جذبات کو درست نہیں کرسکتا۔ کیونکہ

ایمان اور جذبات کی درستی

اپنے ارادہ سے ہوتی ہے۔ اور یہ ارادہ لوگوں کے دلوں میں اس وقت تک پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک انہیں خود تجربہ نہ ہو۔ جب ایک انسان جنگ میں کود پڑتا ہے اسے زخموں پر زخم لگتے ہیں۔ اس کی عادات اسے کسی طرف لے جانا چاہتی ہیں۔ اور حالات اُسے کسی طرف لے جاتے ہیں۔ تب اس کے دل میں اپنی عادات کے متعلق افسوس پیدا ہوتا ہے۔ اور گو بظاہر وہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ میری خواہشات پوری نہیں ہوئیں۔ مگر جب وہ ان زخموں کو برداشت کر لیتا ہے۔ تب اس کے اندر اپنے نفس کا مقابلہ کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اگر انسانی ترقی کے راستہ میں اس قسم کی قربانیاں نہ ہوتیں تو

محض عقلی لحاظ سے انبیاء کا ماننا

کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ ایک ادنےٰ تدبر سے قرآن کریم کی بتائی ہوئی علامات کے مطابق محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا اور راستباز مانا جاسکتا تھا۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے کے نتیجہ میں چونکہ بیویاں چھوڑنی پڑتی تھیں۔ بچے چھوڑنے پڑتے تھے۔ عزیز اور اقارب چھوڑنے پڑتے تھے۔ وطن چھوڑنا پڑتا تھا۔ مال چھوڑنا پڑتا تھا۔ جائدادیں چھوڑنی پڑتی تھیں اس لئے ان چیزوں کی محبت قبول حق کے رستہ میں روک بن جایا کرتی تھی۔ اس روک کو وہ دلیلیں بھلا کیا مٹا سکتی تھیں۔ جو انسان کو صرف عقل کے دروازہ تک لے جاتی ہیں۔ ہاں جو شخص عقلی دلائل سے فائدہ اٹھا کر

اپنے نفس کا مقابلہ

کرنے کے لئے تیار ہو جاتا تھا۔ اور اپنے دل سے ہر قسم کے خدشات کو دور کر کے قربانی پر آمادہ ہو جاتا تھا۔ اس کے لئے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ماننا بالکل آسان ہو جاتا تھا۔ تو دماغ سے کوئی بات منوانا مشکل نہیں ہوتا۔ جس چیز کو منوانا سخت مشکل ہے وہ انسان کا دل ہے۔ اور دل ہی مختلف قسم کی روکیں محسوس کرتا ہے کبھی کہتا ہے فلاں ضرورت پوری ہو جائے کبھی کہتا ہے فلاں روک دُور ہو جائے۔ تو حق کو قبول کروں گا۔ تو انسانی نفس کی یہ حالتیں

صداقت کے قبول کرنے کے رستہ میں ہمیشہ روک

رہی ہیں۔ روک ہیں۔ اور روک رہیں گی۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا اصبروا۔ اے مومنو جب تم صداقت تسلیم کر لوگے۔ تو فوراً شیطان تم پر حملہ کر دے گا۔ اس لئے ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں۔ کہ جس بات کو تمہارے دماغ نے صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ جس بات کو تم نے دلائل اور مشاہدات سے صحیح مان لیا ہے۔ اسے خوب مضبوطی سے پکڑ کر بیٹھ جاؤ۔ اور پھر اسے چھوڑو نہیں چاہے شیطان تم پر کس قدر حملے کرے۔ پھر اصبروا میں ایک اور

عظیم الشان حکمت کی بات

اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ شیطان کا حملہ کبھی حقیقی نقصان نہیں پہنچاتا شیطان کا حملہ صرف دھوکا ہوتا ہے۔ اور گو بظاہر وہ سب حملوں سے زیادہ سخت نظر آتا ہے۔ مگر دراصل وہ سب حملوں سے زیادہ نرم ہوتا ہے۔ بلکہ ایک چھوٹا بچہ جو کسی دوسرے کے مونہہ پر تھپڑ مار دیتا ہے اس تھپڑ سے بھی شیطان کا حملہ نرم ہوتا ہے گو بظاہر وہ بڑا خطرناک نظر آتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں شیطان کو خدا تعالےٰ نے کوئی ایسا ہتھیار نہیں دیا۔ جس سے وہ کسی انسان کو جانی یا مالی نقصان پہونچا سکے۔ دنیا میں شیطان کے جو انسان چیلے ہیں۔ ان کو یہ بے شک اختیار حاصل ہے۔ وہ دوسروں کا مال کھا لیتے ہیں۔ ان کی جائدادوں کا نقصان کر دیتے ہیں۔ مگر خود شیطان اور اس کے حقیقی نمائندہ نفس کو یہ اختیار حاصل نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اصبروا یہ نہیں فرمایا کہ اس کا مقابلہ کرو بلکہ فرمایا ہے صبر کرو اس لئے کہ وہاں

مقابلہ کی ضرورت ہی نہیں

مقابلہ کی وہاں ضرورت ہوتی ہے جہاں حملہ حقیقی ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی دوسرے کو پکڑ کر پہاڑ کی چوٹی سے نیچے گرانا چاہتا ہو تو وہاں حقیقی مقابلہ کی صورت ہوگی۔ اور اگر وہ مقابلہ نہیں کرے گا۔ تو دُوسرا شخص اسے کھڈ میں پھینک دے گا۔ یا مثلاً تنور جل رہا ہو۔ اور کوئی شخص کسی دوسرے کو پکڑ کر اس میں گرانا چاہتا ہو۔ اور وہ اپنی مدد کے لئے لوگوں کو آوازیں دے رہا ہو۔ تو اس وقت اگر ہم دور ہوں گے۔ تو اسے فوراً آواز دینگے۔ کہ اس شخص کا خوب مقابلہ کرو۔ ہم بھی تمہاری مدد کے لئے آ رہے ہیں۔ لیکن اگر کسی جگہ باہر کا دشمن کوئی نہ ہو۔ صرف انسان کا دل خوف زدہ ہو اور وہ ڈر رہا ہو تو اس وقت ہم اسے یہ نہیں کہیں گے۔ کہ دشمن کا مقابلہ کرو۔ بلکہ کہیں گے کہ اپنے دل کو مضبوط کرو۔ کیونکہ

دل کا خوف

بھی ایسی چیز ہے کہ اس کے نتیجہ میں کئی لوگ اپنے آپ کو ہلاک کر لیتے ہیں حالانکہ ان کے سامنے کوئی حقیقی خطرہ نہیں ہوتا۔ صرف ان کے دل میں خوف پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔

جن دنوں میں حج کے لئے گیا تھا ایک شخص نے ایک ریل ایجاد کی ہوئی تھی۔ جس سے اس کا مقصد لوگوں کو یہ بتانا تھا۔ کہ اگر

ہمالیہ پہاڑ پر ریل

لے جانی ہو۔ تو کس طرح پہونچائی جاسکتی ہے پہاڑ کے چکروں میں اگر ریلوے لائن بنائی جائے۔ تو چونکہ بہت زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ اس لئے اس نے ایسی ایجاد کی تھی کہ ریل سیدھی پہاڑ پر چڑھ جائے۔ اور چکر کھا کھا کر اوپر نہ جانا پڑے۔ اس غرض کے لئے اس نے ریل اور پہاڑ کا نمونہ تیار کیا تھا۔ جب گورنمنٹ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی۔ تو بعد میں اس نے اپنی رقم نکالنے کے لئے بڑے بڑے شہروں میں اس کی نمائش شروع کر دی۔ میں ان دنوں بمبئی میں تھا جب اس کی نمائش کی جارہی تھی۔ ایک دن میں بھی گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ اس ریل کے دروازوں اور کھڑکیوں کے آگے روکیں بنی ہوئی ہیں۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا۔ کہ یہ روکیں کیوں بنائی ہوئی ہیں۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ ایک دن کچھ فوجی اس

ریل کا نظارہ

دیکھنے کے لئے آئے تھے۔ جب وہ ریل کے اندر سوار ہوئے۔ اور اس نے پہاڑ پر چڑھنا شروع کر دیا۔ تو ایک فوجی کو جو گورا سپاہی تھا اتنا ڈر پیدا ہوا۔ کہ اس نے اوپر سے چھلانگ لگا دی۔ اور نیچے گرتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اس لئے اب ریل کے دروازوں اور کھڑکیوں کے آگے روک بنا دی گئی ہے۔ اسی طرح انہوں نے بتایا کہ پہلے ریل کے اردگرد بہت سی غاریں بنائی گئی تھیں۔ اور ہمالیہ پہاڑ کا نظارہ دکھانے کے لئے کئی جگہ مصنوعی شیر بنائے گئے تھے۔ جو مونہہ کھولے کھڑے تھے۔ کئی جگہ چیتے بنائے گئے تھے۔ کئی جگہ ہاتھی بنائے گئے تھے۔ اس کی وجہ سے لوگوں پر اتنی دہشت طاری ہوتی تھی۔ کہ وہ اس کی برداشت نہیں کرسکتے تھے۔ مگر اب کئی غاریں ہٹا دی گئی ہیں۔ پھر جب وہ ٹرین نیچے کی طرف آتی تھی۔ تو ایسی شدت کے ساتھ گرتی تھی۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ انسان موت کے مونہہ میں جا رہے ہیں اب اس فوجی نے جو چھلانگ لگائی وہ اس لئے نہیں لگائی تھی۔ کہ اس کے لئے کوئی بیرونی خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ بلکہ اس نے اس لئے چھلانگ لگائی تھی۔ کہ اس کا دل خوفزدہ ہو گیا تھا۔ اور وہ سمجھتا تھا کہ شائد چھلانگ لگا کر میں اس خطرہ سے بچ جاؤں گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

181

اسی طرح بیسیوں لوگ ہر سال ہلاک ہوتے ہیں۔ کوئی

پہاڑ سے

اپنے آپکو گرا دیتا ہے۔ کوئی مینار کی چوٹی سے گر کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں۔ کہ ان کا ارادہ خودکشی کا ہوتا ہے بلکہ صرف اس لئے کہ بلندی پر پہونچ کر انہیں ایسا خوف معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں یوں محسوس ہوتا ہے۔ کوئی شخص انہیں نیچے کھینچ رہا ہے۔ اور وہ گر کر ہلاک ہو جاتے ہیں

جن لوگوں کے معدے خراب ہوں

ان کے ساتھ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ بلندی پر پہونچ کر اُن کا سر چکرانے لگتا ہے۔ اور اگر معدہ زیادہ کمزور ہو تو بعض دفعہ اس حالت کے نتیجہ میں ہلاکت تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ میری اپنی یہ حالت ہے۔ کہ میرا معدہ چونکہ شروع سے کمزور ہے۔ اس لئے میں کبھی زیادہ اونچی جگہ نہیں جا سکتا۔ قطب صاحب کی لاٹ پر میں کئی دفعہ گیا ہوں۔ مگر کبھی اس کی چوٹی پر نہیں چڑھ سکا۔ صرف بچپن میں ایک دفعہ بیٹھے بیٹھے اس کی چوٹی کے جنگلے تک پہونچا تھا۔

اسی طرح پہاڑوں پر جہاں پاس کھڈ ہو۔ اور منڈیر نہ ہو۔ میرا سر چکرانے لگ جاتا ہے۔ تو جن لوگوں کے معدے کمزور ہوں۔ ان کی کیفیت اکثر اسی قسم کی ہوتی ہے۔ اور بعض جن کے اعصاب زیادہ کمزور ہوں۔ ان پر ایسی حالت میں

جنون کی کیفیت

طاری ہو جاتی ہے۔ اور عواقب کو سوچے سمجھے بغیر وہ نیچے کود پڑتے ہیں۔ حالانکہ جس خطرہ سے وہ ڈر رہے ہوتے ہیں وہ کوئی حقیقی خطرہ نہیں ہوتا۔ صرف اُن کے دل کا خوف ہوتا ہے۔ ایسی خوف کی حالت میں ہم دُوسرے کو نہیں کہہ سکتے۔ کہ دُشمن کا خوب مقابلہ کرو۔ کیونکہ وہاں کوئی بیرونی خوف تو ہوتا نہیں صرف نفس کے اندر کمزوری پیدا ہو جانے کی وجہ سے خوف کی ایک صورت رونما ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی صورت میں ہم دوسرے کو یہی نصیحت کریں گے۔ کہ صبر کرو۔ اور

اپنے نفس کو قابو میں رکھو

پس اصبروا کہکر اللہ تعالےٰ نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ شیطان کا حملہ حقیقی نہیں ہوتا۔ صرف ڈراوا ہوتا ہے انسان خیال کرتا ہے۔ کہ اگر فلاں خواہش کا میں نے مقابلہ کیا۔ تو تباہ ہو جاؤں گا۔ مگر جب وہ مقابلہ کر لیتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ اوہو۔ بات تو کچھ بھی نہیں تھی۔ تو شیطان کا حملہ چونکہ حقیقی نہیں ہوتا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں کہا۔ کہ شیطان کا مقابلہ کرو۔ بلکہ صرف یہ کہا ہے۔ کہ اصبروا صبر کرو۔ اور اپنے نفس کو اپنے قابو میں رکھو۔

پھر فرماتا ہے۔ وصابروا۔ جب انسانی نفس شیطانی حملہ کا مقابلہ کرے۔ تو پھر شیطان باہر سے حملہ کر دیتا ہے۔ اور باہر سے جو حملہ ہو۔ اس میں شیطان کے مقابلہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ حملہ دُوسروں کے ذریعہ سے کروایا جاتا ہے۔ اسی لئے یہاں صابروا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے

صابروا کے معنے

ایک دُوسرے کو مقابلہ کی تلقین کرنے کے ہیں۔ یعنی زید بکر کو کہے۔ بکر عمرو کو کہے۔ عمرو خالد کو کہے۔ اور اس طرح وہ شیطان کے مقابلہ کے لئے ایک جتھہ بندی کر لیں۔ گویا صابروا کا حکم دے کر اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے۔ کہ جب تم نفس کا مقابلہ کر لوگے۔ تو اس وقت شیطان پھر جوش میں آئے گا۔ اور کہے گا۔ اوہو۔ ان پر تو کوئی اثر ہی نہیں ہوا۔ یہ تو بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے چیلوں کو حکم دے گا۔ کہ ان پر اکٹھے ہو کر حملہ کر دو۔ اس وقت یاد رکھو۔ کہ وہ اکیلے اکیلے لڑنے کا وقت نہیں ہوگا بلکہ

جماعتی صورت میں دُشمن کا مقابلہ

کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے تم اکٹھے ہو جاؤ اور سب مل کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ اسی لئے فرمایا۔ صابروا۔ یعنی جب صبر کا نتیجہ نکلیگا۔ اور تم اندرونی دُشمن کو زیر کر لوگے۔ تو شیطان اپنے چیلوں کو اُکسائے گا۔ اور تمہیں قوم کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ پھر تمہیں اپنے آپ کو بھی ایک قوم کی صورت میں منظم کرنا پڑے گا۔ اگر قوم کی صورت میں دشمن کا مقابلہ نہیں کرو گے۔ تو شکست کھا جاؤ گے۔ گویا پہلی حالت تو ایسی تھی۔ کہ اس میں انفرادی طور پر اکیلا اکیلا شخص شیطان کا مقابلہ کر سکتا تھا۔ دو نہیں کر سکتے تھے۔ مگر یہ حالت ایسی ہے جس میں ایک شخص شیطان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ ساری قوم کو شیطان کے مقابلہ کے لئے تیار ہونا پڑتا ہے۔

پھر صابروا کہکر اللہ تعالےٰ نے اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ تمہیں

شیطان کے مقابلہ کے لئے اپنے اندر ایک نظام

قائم کرنا چاہیئے۔ کیونکہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس کے اندر ایک نظام نہ ہو۔ یہی حکمت ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں میں نظام قائم رکھا ہے۔ پہلے نبوت ہوتی ہے اور پھر نبوت کے بعد خلافت آجاتی ہے۔ تا مسلمان اکٹھے رہیں۔ اور وہ مل کر دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ آخر یہ صابروا کے حکم پر عمل کرنے کی برکت ہی ہے۔ جو تبلیغ کی صورت میں ہمیں اس وقت دکھائی دیتی ہے۔ ہماری جماعت کتنی چھوٹی سی ہے مگر باوجود اس کے کہ ہماری جماعت کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ اور باوجود اس کے کہ ہماری جماعت نے ابھی وہ اعلےٰ نمونہ پیش نہیں کیا۔ جو خدا تعالےٰ چاہتا ہے پھر بھی ساری دُنیا میں ہماری جماعت تبلیغ کر رہی ہے۔ اور دُنیا کے لوگ اس بات کے معترف ہیں۔ کہ اگر آج دُنیا کے پردہ پر کوئی جماعت

اسلام کی تبلیغ

کر رہی ہے۔ تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے حالانکہ ہماری جماعت کی تعداد کتنی ہے۔ کہتے ہیں "کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا" سارے ہندوستان میں اتنے احمدی بھی تو نہیں۔ جتنی ضلع گورداسپور کی آبادی ہے مگر باوجود اس کے ہماری جماعت کی تعداد ہندوستان میں اتنی بھی نہیں جتنی ضلع گورداسپور کی آبادی ہے۔ پھر بھی

ہماری جماعت وہ کام کر رہی ہے

جو سارے ہندوستان کے مسلمان مل کر بھی نہیں کر رہے۔ امریکہ میں ہمارا مشن قائم ہے۔ انگلستان میں ہمارا مشن قائم ہے۔ گولڈ کوسٹ میں ہمارا مشن قائم ہے۔ نائیجیریا میں ہمارا مشن قائم ہے۔ سیرالیون میں ہمارا مشن قائم ہے۔ اسی طرح ملایا۔ سنگاپور۔ چین۔ سماٹرا۔ جاوا۔ اور دوسرے ممالک میں ہمارے مشن قائم ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ بلکہ اب بھی کئی مسلمان بادشاہ موجود ہیں۔ چنانچہ ایران کا بادشاہ مسلمان ہے۔ افغانستان کا بادشاہ مسلمان ہے۔ عرب کا بادشاہ مسلمان ہے۔ اسی طرح مصر اور عراق کے بادشاہ مسلمان ہیں۔ پھر ترکوں کی حکومت ہے۔ اور یہ تمام حکومتیں اربوں ارب روپیہ سالانہ آمد رکھتی ہیں۔ مگر بتاؤ۔ کیا ان میں سے کوئی سلطنت بھی اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے۔ اور کیا ان کی جدوجہد سے کبھی ایک شخص بھی مسلمان ہوا۔ مسلمان کرنا تو درکنار۔ ان کی طرف سے ہمیشہ یہ اعلان ہوتا رہتا ہے۔ کہ ہماری حکومتوں کو مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ حالانکہ حکومت عیسائیوں کو بھی حاصل ہے۔ مگر انہوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ کو کبھی نظر انداز نہیں کیا۔ انگریزی حکومت یوں آزادیٔ مذاہب کی بڑی حامی ہے۔ مگر ہمیشہ اپنے مشنریوں کی مدد کرتی رہتی ہے ظاہر بھی اور مخفی بھی۔ کھلے طور پر بھی۔ اور پوشیدہ بھی ہندوستان میں بھی پادریوں کی تنخواہوں کے لئے بجٹ میں گنجائش رکھی گئی ہے۔ اور اس کا یہ حصہ وائسرائے کے قبضہ میں ہے۔ اور اس میں کوئی دوسرا دخل نہیں دے سکتا۔ تو

انگریزی حکومت اپنے مذہب کی تبلیغ

کے لئے ہمیشہ روپیہ خرچ کرتی رہتی ہے۔ مگر مسلمان بادشاہ یہی کہتے رہیں گے۔ کہ ہم بادشاہ ہیں۔ ہمارا مذہب کی تبلیغ سے کیا تعلق۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ نے ہماری چھوٹی سی جماعت کو تبلیغ کی ایسی توفیق بخشی ہے۔ کہ سوائے پیغامی گروہ کے۔ اور سب اس بات کے معترف ہیں کہ ہماری جماعت سے بڑھ کر اور کوئی تبلیغ نہیں کر رہا۔ ایک

پیغامی گروہ

ہی ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا قادیانی حصہ تبلیغ اسلام نہیں کرتا۔ مگر ان کے اس اعتراض کی اگر تشریح کی جائے۔ تو یہ ہوگی۔ کہ انگلستان میں قادیانیوں کا مشن ہے۔ ہمارا کوئی مشن نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو انگلستان میں تبلیغ قادیانی نہیں کرتے بلکہ ہم کرتے ہیں۔ امریکہ میں ہمارا کوئی مشن نہیں۔ صرف قادیانیوں کا مشن ہے۔ اور بیس پچیس ان کے مقامی مبلغ بھی ہیں۔ مگر امریکہ میں تبلیغ ہم کرتے ہیں قادیانی نہیں کرتے۔ پھر ان کے اس اعتراض کی تشریح یہ ہوگی۔ کہ گولڈ کوسٹ میں قادیانیوں نے مبلغ رکھا ہوا ہے۔ ہمارا کوئی مبلغ نہیں۔ مگر وہاں بھی تبلیغ ہم کرتے ہیں۔ قادیانی نہیں کرتے۔ نائیجیریا میں قادیانی کوئی تبلیغ نہیں کرتے۔ کیونکہ انہوں نے وہاں اپنا مبلغ بھجوایا ہوا ہے۔ صرف ہم کرتے ہیں۔ گو ہمارا وہاں کوئی مبلغ نہیں۔ اسی طرح سیرالیون میں قادیانی مبلغ موجود ہے۔ اور ہمارا کوئی مبلغ نہیں۔ مگر سیرالیون میں تبلیغ ہم ہی کر رہے ہیں قادیانی نہیں کر رہے۔ غرض اسی طرح پھیلاتے چلے جاؤ اور دیکھو کہ مصر میں فلسطین میں شام میں سماٹرا میں جاوا میں ملایا میں۔ غرض جہاں جہاں ہمارے مشن قائم ہیں۔ وہاں ان کے اس اعتراض کی یہی تشریح ہوگی۔ کہ قادیانی بالکل تبلیغ نہیں کرتے۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنے مشنری ان ملکوں میں بھیجے ہوئے ہیں۔ مگر پیغامی تبلیغ کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا ان ملکوں میں کوئی مبلغ نہیں۔ اور سچی بات تو یہ ہے۔ کہ

پیغامیوں کا بیرونی ممالک میں کہیں مشن ہے ہی نہیں

ایک مشن جرمنی میں تھا۔ مگر وہ بند ہو چکا ہے۔ پھر انہوں نے سیرالیون میں اپنا مشنری بھیجا۔ مگر وہ ہمارے مشنری کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر وہاں سے بھاگ آیا۔ یہاں تک کہ اسے کرایہ بھی ہمارے مشنری نے ہی لوگوں سے چندہ کرکے دیا۔ اگر ہمارا مشنری اس کی مدد نہ کرتا۔ تو وہ واپس بھی نہ آسکتا۔ مگر باوجود اس کے پیغامی ہمیشہ یہی کہتے رہتے ہیں۔ کہ تبلیغ وہی کر رہے ہیں۔ قادیانی جماعت کوئی تبلیغ نہیں کر رہی ؛ غرض پیغامیوں کے سوا باقی ساری دنیا تسلیم کر رہی ہے۔ کہ

اس زمانہ میں احمدیہ جماعت ہی تبلیغِ اسلام کا کام کر رہی ہے

بلکہ بعض مسلمان اخبارات نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ جس کام کی بڑے بڑے بادشاہوں کو توفیق نہیں ملی۔ وہ آج یہ چھوٹی سی جماعت بڑی عمدگی سے کر رہی ہے۔ تو یہ صابروا پر عمل کرنے کا ہی نتیجہ ہے۔ اگر احمدی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرتے۔ اگر ان میں اتحاد نہ ہوتا۔ اگر ان میں نظام نہ ہوتا۔ اور اگر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ ایک جتھہ کی شکل میں نہ ہوتے۔ تو وہ صورت کبھی پیدا نہ ہوسکتی۔ جو آج نظر آرہی ہے۔ اس کے بعد فرماتا ہے ورابطوا جو قومیں یہ سمجھتی ہیں۔ کہ ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔ کہ شیطان کا مقابلہ کر لیا۔ اور اسے شکست دے دی۔ وہ بھی بسا اوقات کچھ مدت کے بعد شیطان کے مقابلہ میں ہار جاتی ہیں۔ اس لئے کہ وہ تیسرے قدم میں سست ہو جاتی ہیں۔ اور اس امر کا خیال نہیں رکھتیں۔ کہ گو دشمن ایک دفعہ شکست کھا چکا ہے۔ مگر امکان ہے کہ وہ دوبارہ حملہ کر دے۔ اور فتح کو شکست سے بدل دے۔ اللہ تعالےٰ اس نقص کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ ایک ممکن ہے تم دشمن کو کلیتہً شکست دے دو۔ یا ایک علاقہ سے اسے بالکل نکال دو۔ اور اس پر خود قبضہ کر لو۔ لیکن یاد رکھو ہو سکتا ہے کہ دشمن کچھ عرصہ کے بعد پھر اس پر قابض ہو جائے اس لئے فرمایا جب تم دشمن کو شکست دے دو۔ اور تم سمجھ لو کہ اب صابروا کا وقت جاتا رہا۔ تم مطمئن ہو کر نہ بیٹھ رہو۔ کیونکہ ابھی ایک اور مقام رہتا ہے۔ اور اگر تم نے اس مقام کا خیال نہ رکھا۔ تو دشمن تمہیں جب بھی غافل پائے گا حملہ کر دے گا۔ چنانچہ فرماتا ہے ورابطوا جب تم کوئی علاقہ فتح کر لو۔ یا روحانی طور پر شیطان کو کسی علاقہ سے نکال دو جیسے بعض جگہ گاؤں کا گاؤں احمدی ہو جاتا ہے تو ایسے موقعہ پر اللہ تعالےٰ یہ نصیحت کرتا ہے۔ کہ مومنوں کو غافل نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہمیشہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کے لئے

چوکس اور ہوشیار

رہنا چاہیئے ؛

رباط کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ جہاں سرحدیں ملتی ہوں۔ وہاں چوکیاں قائم کی جائیں۔ تاکہ دشمن اچانک ملک میں داخل نہ ہو جائے۔ تو اللہ تعالےٰ اس آیت میں لوگوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ قوموں کی بڑی بھاری غلطی یہ ہوتی ہے کہ جب وہ کامیابی حاصل کر لیتی ہیں۔ تو سمجھ لیتی ہیں۔ کہ اب وہ کلی طور پر جیت گئی ہیں۔ حالانکہ کلی طور پر جیت دنیا میں ہو نہیں سکتی۔ اور اگر کوئی قوم دنیا کو کلی طور پر جیت لے۔ اور پھر ہمیشہ اپنی سرحدوں کی نگرانی رکھے تو اسے کبھی شکست ہی نہ ہو۔ مگر دنیا میں سینکڑوں قومیں ہیں جو فاتح ہوئیں۔ اور پھر انہوں نے یہ خیال کیا۔ کہ اب وہ کلی طور پر فاتح ہو گئی ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان میں غفلت پیدا ہو گئی۔ اور وہی فاتح قومیں

مفتوح اور ذلیل

ہو گئیں۔ کسی زمانہ میں ایران کی مملکت ایسی وسیع اور عظیم الشان تھی۔ کہ ہندوستان اس کے قبضہ میں تھا۔ چین اس کے قبضہ میں تھا۔ عرب کا ایک حصہ اس کے قبضہ میں تھا۔ عراق شام اور فلسطین اس کے قبضہ میں تھا۔ اناطولیہ اور ارمینیا اس کے قبضہ میں تھا۔ بلکہ روس کے کچھ حصے بھی اس کے قبضہ میں تھے۔ مگر اب ایران کی اس حکومت کا نام و نشان تک مٹ چکا ہے۔ بلکہ اب تو

ایرانیوں کو دیکھ کر حیرت

آتی ہے۔ کہ کجا تو وہ حالت تھی کہ دنیا کے ایک بہت بڑے حصہ کے وہ فاتح تھے۔ اور کجا یہ حالت ہے کہ ایرانیوں کے اندر ایسی ہی نزاکت نظر آتی ہے۔ جیسے دلی اور لکھنؤ والوں کے اندر ہے چلیں گے تو کمر لچکے گی۔ اور بات کرینگے تو اس طرح مٹک مٹک کر کہ یوں معلوم ہوگا تمام زنانہ صفات ان میں جمع ہو گئی ہیں۔ کوئی شخص ان کو دیکھ کر یہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ کسی زمانہ میں یہ

ساری دنیا کے فاتح

تھے۔ اور سینکڑوں سال تک حکومت کرتے رہے تھے۔ یہی لکھنؤ والے جن کا میں نے ابھی نام لیا ہے۔ ایک زمانہ میں دلی تک ان کا رعب تھا۔ اور گو انہیں بیس تیس سال ہی حکومت ملی۔ مگر ان کا چاروں طرف رعب تھا۔ ایک طرف بنگال تک ان کی حکومت کی سرحد جاتی تھی۔ اور دوسری طرف دہلی کا بادشاہ بھی ان سے مرعوب تھا۔ مگر بیس تیس سال کے بعد ہی ان کی حکومت ایسی غائب ہوئی۔ کہ

اب لکھنؤ کے معنی محض نزاکت کے سمجھے جاتے ہیں

بے شک ادب میں لکھنؤ والوں نے کمال حاصل کیا ہے۔ بے شک زبان کو انہوں نے خوب مانجھا ہے۔ بے شک انہوں نے علم میں اچھی ترقی کی ہے۔ اور ان میں بڑے بڑے عالم گزرے ہیں۔ جیسے لکھنؤ میں فرنگی محل کا مدرسہ مشہور ہے۔ مگر وہ فوجی اور سپاہیانہ ہنر جن کے ماتحت کسی زمانہ میں ہندوستان میں ان کا رعب تھا۔ وہ اب ان میں نہیں رہے۔ فوجی بھرتی کو دیکھا جائے تو غالباً سارے ہندوستان کی فوج میں پانچ چھ لکھنوی بھی نہیں ملینگے اس کے مقابلہ میں قادیان ایک قصبہ ہے۔ مگر

فوج میں قادیان کے

ہی ڈیڑھ سو کے قریب نوجوان مل جائیں گے۔ تو لکھنؤ والوں میں سے فوجی کام کی قابلیت بالکل مٹ گئی ہے۔ حالانکہ کسی زمانہ میں ان کا بڑا رعب تھا۔ اسی طرح ہندوستانیوں کو عام طور پر دیکھ لو۔ اب ان میں

فوجی کام کی پہلے کی سی روح

نظر نہیں آتی۔ حالانکہ کہا یہ جاتا ہے کہ ہندوستان کی کسی زمانہ میں اپنی حکومت تھی۔ گو واقعہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان انگریزوں کے ہاتھ پر ہی جمع ہوا ہے۔ کسی اور حکومت کے ماتحت تمام ہندوستان کبھی نہیں آیا۔ اگرچہ یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ انگریزوں کے ماتحت بھی سارا ہندوستان نہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کو ایک چھوٹا عالم بنانے کا ارادہ

رکھتا ہے۔ یا شائد خدا نے اس کے لئے یہ مقدر رکھا ہوا ہے۔ کہ وُہ روحانی طور پر احمدیت کے ذریعہ اکٹھا ہو۔ بہرحال انگریزوں کے قبضہ میں بھی تمام ہندوستان نہیں۔ کچھ پرتگیزی علاقہ ہے۔ اور کچھ فرانسیسی حصہ ہے۔ عام لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ سارے ہندوستان پر انگریزوں کا ہی قبضہ ہے۔ مگر حقیقتاً یہ درست نہیں گوا کا علاقہ کہاں انگریزوں کے قبضہ میں ہے پانڈی چری کا علاقہ کہاں انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ چندر نگو کا علاقہ کہاں انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ غرض سارا ہندوستان انگریزوں کے ماتحت بھی نہیں۔

اسی طرح پہلی حکومتوں میں سے مغلوں کی حکومت بہت بڑی تھی۔ مگر مغلوں کے قبضہ میں بھی ہندوستان پُورے طور پر نہیں آیا۔ اور برابر اُن کے زمانہ میں بغاوتیں ہوتی رہتی تھیں۔ ادھر مسلمان بادشاہوں نے دکن فتح کیا۔ تو ادھر بنگال باغی ہوگیا۔ اس طرح پھر ایک حصہ اُن کے قبضہ سے نکل گیا۔ شائد دو تین سال تک ایسا ہؤا ہے۔ کہ ظاہر میں یہ دکھائی دیتا تھا۔ کہ

سارا ہندوستان

مغلوں کے ماتحت ہے۔ اور وُہ بھی اورنگ زیب کی آخری عُمر میں۔ لیکن اس تھوڑے سے عرصہ کے سوا کبھی بھی تمام ہندوستان ایک حکومت کے ماتحت نہیں آیا۔ حالانکہ بڑی بڑی حکومتیں گزری ہیں۔ مغلوں کی حکومت بہت بڑی تھی۔ ان سے پہلے پٹھانوں کی حکومت بہت بڑی تھی۔ پھر ان سے پہلے ہندوؤں میں سے اشوکا خاندان کی حکومت بہت بڑی تھی۔ اور اس کے ماتحت اتنا بڑا علاقہ تھا۔ کہ اگر ایسی حکومت ہندوستان سے باہر ہوتی۔ تو اس کی بہت بڑی عظمت ہوتی۔

اشوکا کی حکومت

اتنی بڑی تھی۔ کہ اگر جرمن۔ فرانس اور اٹلی کو اکٹھا کر دیا جائے۔ تو اس سے بھی اس کی حکومت زیادہ وسیع تھی۔ مگر اب اس حکومت کا نشان تک موجود نہیں۔ اسی طرح ہندوستان سے باہر جو حکومتیں ہیں۔ ان میں سے مصر کی حکومت کسی زمانہ میں بہت بڑی تھی۔ لوبیا کی حکومت کسی زمانہ میں بہت بڑی تھی۔ روما نے بھی ایک وقت بڑی بھاری حکومت کی ہے سپین کی حکومت بھی بہت بڑی حکومت تھی۔ آسٹریا کو بھی ایک زمانہ میں بڑی بھاری طاقت حاصل تھی۔ مگر اب ان حکومتوں کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ آخر یہ کیوں ہؤا۔ اور کیوں

اتنی بڑی حکومتیں بے نام و نشان

ہوگئیں۔ محض اس لئے کہ انہوں نے مرابطہ نہیں کیا۔ جب انہیں حکومت ملی۔ تو انہوں نے یہ خیال کر لیا۔ کہ اب ہم بالکل محفوظ ہوگئے ہیں۔ حالانکہ یہی وقت قوموں کی زندگی میں خطرناک ہوتا ہے۔ اور ان کا فرض ہوتا ہے۔ کہ جب انہیں غلبہ میسّر آجائے۔ تو وُہ اس کی حفاظت میں لگی رہیں۔

انگریزوں کو دیکھ لو

ان کو خدا نے ایک لمبے عرصہ تک حکومت بخشی ہے۔ مگر اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ یہ ہمیشہ اپنی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اس جنگ میں ہی وُہ ہندوستان کی سرحدیں پکڑ کر بیٹھے ہیں۔ اور لاکھوں فوجیں انہوں نے وہاں جمع کر رکھی ہیں۔ یہی مرابطہ ہے۔ جس سے قوموں کے غلبہ کو پائداری حاصل ہوتی ہے۔ خواہ یہ غلبہ جسمانی ہو۔ یا روحانی روحانی دُنیا میں بھی کئی لوگ جب انہیں فتح ہوتی ہے۔ یہ خیال کر لیتے ہیں۔ کہ اب شیطان بالکل مر گیا ہے۔ حالانکہ وُہ مرا نہیں ہوتا۔ بلکہ قریب ہی چھپا بیٹھا ہوتا ہے تاکہ جب بھی مومن غافل ہوں۔ وُہ ان پر حملہ کر دے۔

پس مومنوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ ہمیشہ مرابطہ سے کام لیں۔ اور ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہیں۔ ایسے ہی علاقوں میں سے جن پر

روحانی طور پر ہمیں غلبہ حاصل ہے

ایک قادیان بھی ہے۔ اور ہماری جماعت کا فرض ہے۔ کہ وُہ اس جگہ خصوصیت سے ہوشیار رہے۔ کیونکہ جن علاقوں میں کوئی قوم غالب آجائے۔ اُن میں وُہ سست ہو جاتی ہے اور سستی اور غفلت ہی ایسی چیز ہے۔ جو شیطان کے لئے حملہ کا موقعہ پیدا کر دیتی ہے۔ قادیان میں ہی لوگوں کی سرکشی نئے سے نئے رنگ میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ پہلے حملے تو دشمن کی طرف سے ہؤا کرتے تھے۔ مگر اب شیطان اس رنگ میں حملہ کرتا ہے۔ کہ

لوگوں کی اولاد

کو خراب کرتا ہے۔ اور ہمیں یہ شکائتیں پہنچتی رہتی ہیں۔ کہ فلاں کے بیٹے کو نشہ کی عادت ہوگئی ہے۔ فلاں کے بیٹے کو جھوٹ کی عادت ہوگئی ہے فلاں میں یہ خرابی ہے۔ اور فلاں میں وُہ۔ دھوکا بازی ہے۔ اور بعض احمدی جو دُوسروں کے چھوٹے چھوٹے نقائص پر اُن سے لڑا کرتے تھے۔ اب اپنے رشتہ داروں کی تائید کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہ وُہی جنگ ہے۔ جس کا خدا تعالےٰ نے اس آیت میں ذکر فرمایا ہے۔ کہ جب کسی قوم کو فتح حاصل ہوتی ہے۔ تو شیطان ایک نئے رنگ میں حملہ کر دیتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر مومن مرابطہ نہ کریں۔ اور اپنی سرحدوں کو مضبُوط نہ کریں۔ تو جو فتح نظر آرہی ہوتی ہے۔ وُہی شکست میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اور اُن کی

کامیابی تباہی کا پیش خیمہ

بن جاتی ہے۔ کیونکہ غلبہ کے نتیجہ میں قوموں میں غفلت اور سُستی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور غفلت اور سستی تباہ کر دیتی ہے وُہی قومیں کامیاب ہوتی ہیں۔ جو ہر وقت ہوشیار رہیں۔ اور ایک لمحہ کے لئے بھی دُشمن سے غافل نہ ہوں۔ وُہ غلبہ کے وقت یہ سمجھ لیتی ہیں۔ کہ گو اب اصبروا کا وقت نہیں۔ گو اب صابروا کا وقت نہیں۔ مگر رابطوا کا وقت ہے۔ اور جب وہ اس طرح چوکس۔ اور ہوشیار رہتی ہیں۔ تو شیطان جس راہ سے بھی اُن پر حملہ کرتا ہے اس راہ سے وُہ ناکام و نامراد واپس لوٹتا ہے۔ اس پر شیطان مایوس ہو کر ایک لمبے عرصہ کے لئے خاموش ہو جاتا ہے۔ اور اس قوم پر کوئی حملہ نہیں کرتا۔ مگر اس عرصہ میں وُہ اپنے کام کو بھُولا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس بات کا منتظر ہوتا ہے۔ کہ کب قوم غافل ہو۔ اور میں اس پر حملہ کروں۔ چنانچہ پندرہ بیس سال انتظار کرنے کے بعد جب وُہ خیال کرتا ہے۔ کہ اب یہ قوم غافل ہوگئی ہوگی۔ تو پھر اس پر حملہ کر دیتا ہے اُس وقت بھی اگر قوم ہوشیار ہو۔ اور وُہ رابطوا پر عمل کر رہی ہو۔ تو پھر وُہ شیطان کو ایسی ضرب لگائے گی۔ کہ وُہ خاموش ہو کر بیٹھ جائے گا۔ مگر چالیس پچاس سال کے بعد وُہ پھر سر اٹھائے گا۔ اور اگر اب کی دفعہ بھی قوم ہوشیار ہوگی۔ تو پھر وُہ ساٹھ ستر سال کے لئے خاموش ہوجائے گا۔ اور ہر دفعہ اس کا پہلے وقفہ سے زیادہ لمبا ہوگا۔ جیسے تم دیکھتے ہو۔ کہ

چور جب چوری کے لئے آئے

اور وُہ مالکِ مکان کو ہوشیار پائے۔ تو پھر دُوسرے ہی دن وُہ چوری کرنے کے لئے نہیں آجاتا۔ بلکہ دو چار راتیں چھوڑ کر آتا ہے۔ اور اگر اس دن بھی مالک مکان ہوشیار ہو۔ تو وُہ دو چار دن کا وقفہ نہیں ڈالتا۔ بلکہ دو چار ہفتوں کا وقفہ ڈال دیتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ شائد اس وقفہ میں یہ غافل ہوجائے۔ اس وقفہ کے بعد وُہ پھر آتا ہے۔ اور اگر اب بھی مالک مکان ہوشیار ہو۔ تو دو چار مہینے تک نہیں آتا۔ لیکن دو چار ماہ گزرنے کے بعد وُہ پھر آجائے گا۔ اور اگر پھر بھی وُہ اسے ہوشیار پائے گا۔ تو کئی سال کا وقفہ ڈال دے گا۔ اور سمجھیگا کہ اب مجھے زیادہ عرصہ انتظار کرنا چاہیئے۔ تاکہ لمبے عرصہ کی وجہ سے یہ غافل ہوجائے۔ اور مجھے اپنا

کام کرنے کا موقعہ

مل جائے۔

یہی حال شیطان کا ہے۔ وُہ ہمیشہ وقفہ ڈال ڈال کر حملہ کرتا ہے۔ اور ہر وقفہ اس کا پہلے وقفہ سے زیادہ لمبا ہوتا ہے۔ کیونکہ وُہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ قوم ہوشیار ہے۔ مجھے لمبا وقفہ دینا چاہیئے۔ تاکہ یہ سو جائے۔ اور میرے حملے سے غافل ہوجائے۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے مومنو! ہماری تیسری نصیحت یہ ہے۔ کہ

غلبہ کے بعد تم مرابطہ کیا کرو۔

اگر تم مرابطہ کرو۔ تو پھر حدبندی کوئی نہیں قیامت تک مرابطہ کرسکو۔ تو قیامت تک تمہارا غلبہ رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اگر دنیا کے پردہ پر کوئی ایسی قوم مل سکے۔ جو غلبہ کے بعد ہمیشہ مرابطہ کرے تو اسے کبھی شکست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ ہر وقت مرابطہ کر رہی ہوگی۔ اگر شیطان نظام کی بغاوت کی صورت میں اپنا سر نکالے گا تو اسے کچل دے گی۔ اگر سستی اور غفلت کی صورت میں اپنا سر نکالیگا تو اسے کچل دے گی۔ اگر نشوں کی عادت کی صورت میں اپنا سر نکالے گا۔ تو اسے کچل دے گی۔ اگر لہو و لعب کی صورت میں اپنا سر نکالے گا تو اسے کچل دے گی ایسی قوم کو شیطان بھلا برباد کس طرح کر سکتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اگر تم اصبروا پر بھی عمل کر لو۔ اگر تم صابروا پر بھی عمل کر لو۔ تو پھر تمہارے سامنے تیسرا مقام رابطوا کا آئے گا۔ اس وقت تمہارا فرض ہوگا کہ تم چوکس اور ہوشیار رہو۔ کیونکہ شیطان تمہیں غافل پا کر کناروں سے آنا چاہے گا۔ اور تمہارا فرض ہوگا۔ کہ اس کی مدافعت کرو۔ نادان اس آیت کو پڑھتے اور یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس میں جسمانی ملکوں کا ذکر ہے۔ حالانکہ جسمانی ملکوں کی حفاظت کی اتنی ضرورت نہیں ہوتی۔ جتنی روحانی ملکوں کی

حفاظت کی ضرورت

ہوتی ہے۔ کیا دُنیا میں کوئی بھی عقلمند ایسا ہے۔ جو رُوح کو تو تباہ ہونے دے۔ مگر جسم کو بچالے۔ ہر عقلمند یہ چاہے گا۔ کہ اس کی رُوح بچ جائے۔ جسم اگر ہلاک ہوتا ہے تو ہلاک ہو جائے۔ اسی طرح ہر عقلمند اس بات پر بھی متفق ہوگا۔ کہ جسمانی ملک اگر ہاتھ سے جاتا ہو تو بیشک چلا جائے۔ مگر رُوحانی ملک ہاتھ سے نہیں جانا چاہیئے۔ پس اس آیت میں قرآن کریم نے

دائمی ترقی حاصل کرنے کا ایک بے نظیر گُر

بتایا ہے۔ فرمایا ہے جو شخص اصبروا پر عمل کرے گا۔ شیطان اس کے نفس کے لئے مر جائے گا۔ مگر اس کے ہمسایہ کے لئے رہ جائے گا۔ پھر جو شخص صابروا پر عمل کرے گا۔ وہ اپنے ہمسایہ کو بھی شیطان کے حملہ سے بچالے گا۔ اس کے بعد دشمن نکل تو جائے گا مگر وہ کہیں دُور نہیں جائے گا۔ بلکہ باہر چھپ کر بیٹھ رہے گا۔ اور اس کی اولاد پر حملہ کرنے کی تاک میں رہے گا۔ اور اس بات کا انتظار کرتا رہے گا۔ کہ کب یہ قوم غافل ہو اور میں اس پر حملہ کروں۔ اس لئے فرمایا اس کے بعد تمہارے لئے ضروری ہے۔ کہ رابطوا کے حکم کو مدنظر رکھو۔ اگر تم ہمیشہ مرابطہ کرتے رہو۔ اور ہمیشہ اپنی سرحدات کی حفاظت کرتے رہو۔ تو دشمن کبھی تم پر حملہ آور نہیں ہو سکتا۔ اور تم ہمیشہ کے لئے اس کے

فتنہ سے محفوظ

ہو جاؤگے۔ پس اس آیت میں خدا تعالےٰ نے مستقل اور دائمی ترقی کا راز بتایا ہے۔ مگر افسوس کہ قومیں اور حکومتیں اصبروا پر عمل کر لیتی ہیں۔ وہ صابروا پر عمل کر لیتی ہیں۔ مگر رابطوا پر عمل نہیں کرتیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر

روحانیت دُنیا سے مٹ جاتی ہے

پھر کفر کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ پھر گناہ دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ پھر صداقت ناپید ہو جاتی ہے۔ اور پھر خدا دنیا کی اصلاح کے لئے ایک نیا نبی مبعوث کرتا ہے۔ اس پر پھر اصبروا کی جنگ لڑی جاتی ہے۔ پھر صابروا کی جنگ لڑی جاتی ہے۔ پھر رابطوا کی جنگ لڑی جاتی ہے۔ مگر پھر کچھ عرصہ کے بعد لوگ یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اب تو دشمن مر گیا۔ آؤ ہم اپنی سرحد کے سپاہیوں کو واپس بلالیں۔ وہ ان سپاہیوں کو واپس بلاتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ ہی چوروں کی طرح

دشمن فاتح قوم کے اندر

داخل ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پھر اس قوم کا تختہ الٹ جاتا ہے۔ پھر اس کی ترقی مٹ جاتی ہے۔ پھر اس کی عزت ذلت سے اور اس کی نیک شہرت بدنامی سے بدل جاتی ہے۔ پس رابطوا کا معاملہ سخت نازک ہوتا ہے۔ اور قومیں اس حکم پر عمل کرنے میں سب سے زیادہ کمزوری دکھایا کرتی ہیں۔ بیسیوں احمدی اس وقت قادیان میں ایسے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ نظام کی طرف سے فلاں سختی کی جاتی ہے۔ نظام کی طرف سے فلاں سختی کی جاتی ہے۔ جس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ہم رابطوا پر عمل کرنا چھوڑ دیں۔ اور ہمیں قادیان میں اور بعض دوسرے گاؤں میں جو روحانی غلبہ حاصل ہے۔ وہ بھی جاتا رہے۔ پس شیطان ہمیشہ ایسی آوازیں نکالتا رہتا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ رابطوا پر عمل کرنا چھوڑ دیا جائے۔ مگر جب تک ہماری جماعت کے لوگ مرابطہ کو قائم رکھیں گے جب تک وہ یہ سمجھتے رہیں گے۔ کہ اگر

مرابطہ کے خلاف کوئی آواز

اٹھتی ہے تو یا تو وہ شیطان کی آواز ہے یا ہمارے کسی ایسے بھائی کی ہے۔ جس پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ یعنی یا تو ایسی شکائت کرنے والا منافق ہے۔ اور جھوٹے طور پر احمدی بنا ہوا ہے۔ یا ہے تو سچا احمدی مگر بے وقوف ہے۔ اور جب تک ہماری جماعت اس قسم کے اعتراضات کے باوجود

دلیر اور نڈر

ہو کر مرابطہ کا کام جاری رکھے گی۔ اس وقت تک ہماری جماعت کو برابر فتوحات حاصل ہوتی رہیں گی۔ مگر جس دن ہماری جماعت کے دوستوں میں یہ کمزوری پیدا ہوگئی۔ کہ لوگوں کے اعتراضات سے ڈر کر انہوں نے مرابطہ کا کام کرنا ترک کر دیا۔ تو یہ ان کے اس بات پر دستخط ہوں گے۔ کہ ہم اب دُنیا میں غلبہ حاصل کرنے کے قابل نہیں رہے۔ ہمارا تختہ الٹ دیا جائے۔ اور کسی اور قوم کو ہماری جگہ لایا جائے۔ لیکن اگر تم رابطوا پر عمل کرتے رہوگے تو

یقیناً تم ہمیشہ کامیاب رہوگے

میں نہیں کہہ سکتا کہ تم اس پر عمل کر سکوگے یا نہیں۔ کیونکہ آج تک دنیا کی کسی قوم نے اس پر ہمیشہ کے لئے عمل نہیں کیا۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد تمام قومیں سست ہو جاتی رہی ہیں۔ مگر ہم تو ابھی ابھر رہے ہیں۔ ہمارے لئے سست ہونے کا ابھی کونسا وقت ہے۔ اگر تمام دنیا پر غلبہ حاصل کرنے کے سینکڑوں سال بعد ہم میں سستی پیدا ہو۔ تب بھی ہم صرف پہلی قوموں کے ساتھ مشابہ ہونگے۔ ہاں

دُنیا پر کامل غلبہ کے بعد

اگر ہزاروں ہزار سال تک ہم مرابطہ کی ذمہ واری کو ادا کرتے رہیں۔ اور دشمن کے حملوں سے ہر وقت چوکس اور ہوشیار رہیں۔ تو پھر ہم ایسی قوم بنیں گے۔ جس کی مثال روئے زمین پر نہیں مل سکے گی۔ کوئی قوم تاریخ میں سے ایسی نظر نہیں آتی جس نے ہزاروں سال مرابطہ کیا ہو۔ بعض جماعتیں تو ابتدائی

چند سالوں میں

ہی مرابطہ کے فرض کو بھول کر تباہ ہو گئیں اور بعض نے تین چار سو سال تک اس فرض کو ادا کیا۔ اور پھر بھول گئیں۔ مگر بہر حال پچھلوں کو پہلوں سے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ان کے زمانہ سے زیادہ لمبے عرصہ تک اس فرض کو ادا کرتے رہنا چاہیئے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ ابھی ہمارا مرابطہ کا اصل کام شروع نہیں ہوا۔

ہمارا مرابطہ کا اصل کام

اس دن شروع ہوگا۔ جس دن دنیا پر روحانی طور پر ہمیں کامل غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ ہاں چھوٹے پیمانہ پر اب بھی بعض جگہ ہم نے یہ کام شروع کیا ہوا ہے۔ جیسے قادیان میں یہ کام جاری ہے۔ مگر اصل دن ہمارے کام کی ابتدا کا وہی ہوگا۔ جب ساری دنیا پر ہمیں

روحانی غلبہ

حاصل ہو جائے گا۔ اس دن سے شروع کر کے اگر ہم مرابطہ کو صرف تین چار سو سال تک قائم رکھیں گے۔ تو زیادہ سے زیادہ ہم عیسائیوں کے مشابہ ہو سکیں گے۔ کیونکہ انہوں نے بھی تین چار سو سال تک اپنے غلبہ کو قائم رکھا تھا۔ ہاں اگر ہم سات آٹھ سو یا ہزار سال تک اس عرصہ کو بڑھا دیں تب بے شک ہم ایک ایسی قوم ہوں گے۔ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملے گی۔ پس یہ

ہماری موجودہ اور آئندہ نسلوں کا کام

ہے۔ کہ وہ اپنے عمل سے دنیا کو بتائیں۔ کہ وہ کن لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں میں جو پھسڈی ثابت ہوئے یا ان لوگوں میں جو اچھے ثابت ہوئے۔ یا ان لوگوں میں جو سب سے بڑھ جائیں۔ اور جن کی نظیر تاریخ عالم میں ڈھونڈھنے سے بھی نہ ملے *

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کا سوادِ اعظم حق اور صداقت پر قائم ہے

اب غیر مبائعین جماعت احمدیہ کی عظیم الشان ترقی اور کثرت کو دیکھکر یوں اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں:- (۱) "ہمارے نزدیک یہ کثرت کوئی چیز نہیں" (پیغام صلح ۸ ستمبر ۱۹۴۱ء) (۲) "زیادہ لوگوں کا ایک طرف ہو جانا کوئی شہادت ان کی سچائی کی نہیں۔ بلکہ ایسے حالات میں عموماً عوام الناس جن کی نظر صرف ظاہر پر ہوتی ہے وہی کثیر گروہ ہوتا ہے۔"
(ٹریکٹ مولوی غلام حسن صاحب ایک مخلصانہ گزارش)

لیکن جو لوگ ان کی گذشتہ تاریخ سے کچھ بھی واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ ان بیانات کو پڑھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ خدا کی شان! کہ وہی غیر مبائعین جو کل اپنی ترقی اور کثرت کو بار بار اپنی تائید میں پیش کیا کرتے تھے۔ آج کمال سادگی سے فرما رہے ہیں۔ کہ "یہ کثرت کوئی چیز نہیں"۔ کیا غیر مبائعین کے اکابرین لوگوں کے حافظہ کو اتنا کمزور سمجھتے ہیں کہ وہ انکے گذشتہ بیانات کو آج فراموش کر چکے ہیں۔

حق پسند غیر مبائعین اپنے اکابرین کے مندرجہ ذیل بیانات ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے ۱۹۱۴ء میں قادیان سے رخصت ہونے کے بعد شائع کئے تھے:- (۱) "آپ کے نزدیک وہی ایک ہو سکتے ہیں۔ جو صاحبزادہ صاحب کی بیعت میں داخل ہوں۔ تو کیا آپ نے کثیر حصہ جماعت کو ایک کر دیا؟ یا کثیر حصہ جماعت کا مرکز وحدت سے الگ ہو گیا۔ اور تھوڑے سے مرکز وحدت پر رہ گئے۔"
(پیغام صلح ۱۰ اپریل ۱۹۱۴ء) (۲) "جن لوگوں کو شوق ہے۔ کہ جماعت کے ایک حصہ کو فاسق قرار دیں۔ وہ غور کریں۔ کہ اسی اصول کی رُو سے پانچ لاکھ میں سے ساڑھے چار لاکھ سے بھی زیادہ فاسق قرار پاتے ہیں۔ بلکہ غالباً بیس آدمیوں سے بمشکل ایک آدمی مومن کہلانے کا مستحق ہوگا۔" (۲۸ اپریل ۱۹۱۴ء)
(۳) "افسوس مؤیدین خلافت کی تعداد کہنے کو تو دو ہزار بتلائی جاتی ہے۔ لیکن دراصل ایسے مؤیدین کی تعداد جو موجودہ خلافت کے معزات سے باخبر ہیں اس قدر کم ہے کہ ان کی تعداد چالیس مومن تو ایک طرف رہے۔ دس کے ہندسہ تک بھی نہیں پہنچ سکتی۔ اور وہ بھی اپنے ہی گھر کے آدمی"۔ (پیغام صلح ۱۹ اپریل ۱۹۱۴ء) (۴) "نہ وہ شخص جو پانچ لاکھ آدمیوں سے دسواں حصہ بھی ایسا نہیں دکھا سکتا۔ جس نے انہیں خلیفہ اور مطاع تسلیم کیا ہو"۔ (مولوی محمد علی صاحب۔ پیغام صلح از ۲۱ اپریل ۱۹۱۴ء) (۵) "ابھی بمشکل قوم کے بیسویں حصہ نے خلیفہ تسلیم کیا ہے"۔ (پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء)

یہ پانچ حوالے میں نے قارئین کے سامنے رکھدیئے ہیں۔ جن میں بڑے فخریہ انداز سے غیر مبائعین کے اکابرین نے اپنی کثرت اور وابستگان خلافت کی قلت کو پیش کیا ہے۔ ان حوالوں کو پڑھنے کے بعد خدارا! کوئی غیر مبائع اٹھے اور خدا کا خوف دل میں رکھ کر بتائیے۔ کہ جو "کثرت" ۱۹۴۱ء میں "کوئی چیز نہیں" ہے۔ وہی کثرت ۱۹۱۴ء میں کیوں آپ کی سچائی کی دلیل بن گئی تھی۔ اور کیوں اسے بار بار پیش کیا جاتا تھا۔ کیا یہی وہ "اصول پرستی" ہے۔ جس کی طرف ہمیں جناب مولوی محمد علی صاحب بار بار بلایا کرتے ہیں؟ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اگر انہوں نے سنجیدگی کے ساتھ اپنی کثرت کو صداقت کا معیار سمجھا تھا۔ تو آج بلا تامل وابستگان خلافت میں شامل ہو جاتے۔ کیونکہ اس حقیقت سے انہیں بھی انکار نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا سوادِ اعظم آج خلافت کے ساتھ وابستہ ہے الحمد للہ علیٰ ذالک۔

لیکن اس سے بھی بڑھ کر میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک اور نہایت ضروری اور اہم حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جس میں انہوں نے اصولی طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی کثرت کبھی بھی گمراہی پر قائم نہیں رہ سکتی۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے ایک خط میں جو "الحکم" میں چھپ چکا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"جب کوئی ایسا تنازعہ ہوگا . . . . میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کا منشاء اس سلسلے کو ترقی دینے کا ہے۔ اس لئے وہ ایسے موقع پر بڑے حصۂ قوم کو ناحق اور غلطی پر نہ چھوڑیگا"۔
(بحوالہ تشحیذ الاذہان اپریل ۱۹۱۵ء)

قارئین مندرجہ بالا جلی حروف کو بغور ملاحظہ فرمائیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف کے ساتھ غیر مبائعین کے امیر کے قلم سے لکھوا دیئے!! اس اعتراف کے بعد ہم غیر مبائعین میں سے ایک ایک فرد سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ بتائیے اور خدارا بتائیے۔ کہ کونسی دلیل اور کونسی منطق کی رُو سے آج آپ جماعت احمدیہ کے سوادِ اعظم کو غلطی اور ناحق پر سمجھتے ہیں؟ کیا جناب مولوی محمد علی صاحب کی مندرجہ بالا تحریر اب منسوخ ہو گئی ہے؟؟ ۱۹۱۴ء میں اپنی کثرت کو پیغام صلح میں جس جس جگہ بطور دلیل پیش کیا تھا۔ کیا وہ ساری تحریریں منسوخ ہو چکی ہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے۔ تو آج آپ لوگوں کا یہ لکھنا ہرگز آپکو زیبا نہیں کہ "یہ کثرت کوئی چیز نہیں ہے"۔

جناب مولوی محمد علی صاحب کی مندرجہ بالا تحریر بالکل سچی اور درست تھی۔ خدائے علیم و خبیر نے یقیناً "بڑے حصۂ قوم کو ناحق اور غلطی پر" نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے جماعت کی عظیم الشان اکثریت دامن خلافت ثانیہ سے وابستہ ہے۔ اس سے غیر مبائعین کو بھی مجال انکار نہیں۔ چنانچہ وہ بھی چار و ناچار تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "آپکو بے شک یہ خوشی ہے کہ آپ کی جماعت بہت بڑی ہے"۔ "جماعت کا کثیر حصہ اسی ایک پتھر سے ٹھوکر کھا کر انسان پرستی اور عقائد شنیعہ کے گڑھے میں جا گرا ہے"۔
(پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)

پس جب غیر مبائعین تسلیم کرتے ہیں کہ جماعت کا کثیر حصہ خلافت سے وابستہ ہے اور دوسری طرف انکا امیر یہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ "بڑے حصۂ قوم کو ناحق اور غلطی پر نہ چھوڑیگا۔" تو اب انصاف اور دیانتداری کی رُو سے غیر مبائعین کے لئے دو ہی راستے رہ جاتے ہیں۔ یا تو وہ اُن تحریروں کو منسوخ قرار دینے کا پیغام صلح میں اعلان کر دیں یا پھر تقویٰ سے کام لیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے سوادِ اعظم سے آملیں۔ والسلام

(ابو نصر خورشید احمد [illegible] عفی عنہ از لاہور)

جو خدا کیلئے گھر بناتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے

تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والے مجاہدو! بفضل خدا ساتواں سال تین چار دن تک ختم ہو رہا ہے۔ وہ جن کے وعدے قابل ادا ہیں۔ اپنی کوشش کو اتنا بڑھا دیں۔ کہ ۳۰ نومبر کی شام تک اپنی مقامی جماعت میں ادا کر دیں۔ یا براہ راست مرکز میں بھیجدیں۔ اس لئے کہ یہ ادائیگی ان کی وقت کے اندر ہے۔ تحریک جدید کے متعلق "احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس تحریک میں حصہ لیکر وہ اشاعت اسلام کی مستقل عمارت کی بنیاد رکھتے ہیں۔ وہ جو خدا کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کیلئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے"۔

پس ایسی شاندار تحریک میں اپنی مرضی اور خوشی سے کیا ہوا وعدہ اپنے موعود خلیفہ کے حضور اتنی قدر و قیمت رکھتا ہے۔ کہ خود ذاتی طور پر تکلیف اٹھائیں۔ اپنے بیوی بچوں کو تکلیف میں ڈالیں۔ کہ وہ اس عہد کو وقت کے اندر پورا کر دیں۔ پس اس اعلان کے پڑھ لینے کے بعد جس کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ اسے اس وقت تک آرام اور چین کا سانس نہیں لینا چاہیئے جبتک وہ اپنی موعودہ رقم اپنے سکرٹری مال کے حوالے کر کے رسید نہ حاصل کر لے۔ یا براہ راست منی آرڈر نہ کر دے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"تا وقت پورا ہونے کے بعد ان کے دل ملامت نہ کریں۔ میں ملامت نہیں کرونگا کیونکہ یہ طوعی تحریک ہے۔ مگر اُن کے دل ضرور ملامت کرینگے۔ پس بیشتر اس کے کہ دل ملامت کریں۔ انہیں چاہیئے کہ کوشش کریں تا سال کے اختتام پر وہ خوش ہوں۔ اور کہہ سکیں۔ تو پچھلا بوجھ تو ہم اٹھا چکے۔ اب نئے سال کا اٹھانے کو طیار ہیں"۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

وقارِ عمل میں تمام انصار اللہ و خدام الاحمدیہ شریک ہوں

مسیح موعود علیہ السلام اور یاجوج ماجوج کی موجودہ لڑائی

(از خان بہادر محمد دلاور خان صاحب پشاور)

پچھلے دنوں میرے ایک دوست نے کہا۔ آپ کیوں قرآن شریف اور احادیث کی بعض پیشگوئیوں کا بار بار تذکرہ کرتے ہیں۔ جو ان ایام میں نمایاں طور پر پوری ہو رہی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مجھے ان واقعات کو پورا ہوتے دیکھ کر بے حد مسرت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ کچھ اطمینان قلب میں اضافہ محسوس کرتا ہوں۔ ان واقعات کی تکمیل ہونے کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور بھی لازمی تھا۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں ان واقعات کے پورا ہونے کا بار بار تذکرہ فرمایا ہے۔ پس میں اپنی عام گفتگو اور اپنی تحریر میں ان واقعات کے پورا ہونے کا بار بار اس لئے ذکر کرتا ہوں۔ کہ وہ لوگ جن کے دل میں کچھ خوفِ خدا ہے۔ ان سے سبق حاصل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں جلد داخل ہوں۔

دوستوں کو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں ایک آنے والے زلزلے کی پیشین گوئی فرمائی تھی۔ جس سے دنیا میں جانوں اور مالوں پر بے حد تباہی آنے والی تھی۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلہ عام زلزلے کی صورت میں نہ ہو۔ اور کوئی دوسرا آسمانی عذاب انسان کے لئے مقدر کیا گیا ہو۔ اب جب کہ ہم سورۃ الحج اور سورۃ النّٰزعٰت پر نظر ڈالتے ہیں۔ جہاں موجودہ جنگ کا مکمل نقشہ کھینچا گیا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں بھی اس لڑائی کو زلزلہ کہا گیا ہے۔ پس اس علیم و حکیم ربّ نے جبکہ اس موجودہ انسانی اور مالی تباہی سے اپنے مسیح کو اطلاع دی تو دوبارہ اس تباہی کو زلزلہ کے نام سے موسوم کیا۔ سورۃ الحج میں فرمایا:۔ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ۔ اور سورۃ النّٰزعٰت میں فرمایا۔ یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ یعنی پہلی لڑائی جو ۱۹۱۴ء میں یاجوج ماجوج کے درمیان تھی اس کے متعلق فرمایا۔ کہ اس سے زمین کانپنے لگے گی۔ اور یہ درست ہے۔ لیکن اس موجودہ لڑائی کو رادفہ کا نام دیا۔ جس کے معنے زلزلہ کے ہیں۔ زلزلے کا نام اس لئے دیا۔ کہ جس طرح زلزلہ اچانک آ کر مکانات اور اس کے رہنے والوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح اس جنگ میں بھی ہوائی حملوں کے ساتھ بے شمار مکانات اور اس کے رہنے والے اچانک تباہ ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جبکہ موجودہ جنگ میں انگلینڈ پر ہوائی حملوں کا نقشہ دکھایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا:۔ "اے جزیرہ کے رہنے والو! اب کوئی مصنوعی خدا تمہیں بچا نہیں سکتا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔"

سورۃ النّٰزعٰت میں موجودہ جنگ کا ذکر ابتدائی تیرہ آیات میں ہے۔ جن کا مفہوم مختصر الفاظ میں درج ذیل کرتا ہوں:۔

جنگجو اقوام جو اپنے تنازعات میں غرق ہونگی ان کا نقشہ پیش کرتا ہوں۔ یہ اقوام اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے موت کو خوشی خوشی قبول کریں گی۔ اور اپنے مقاصد کی خاطر شب و روز تیزی کے ساتھ کارخانوں میں کام کرینگی اور ایک دوسری سے اچھے صنعتی کاموں میں سبقت حاصل کرنے کی کوشش کریں گی۔ انہی ایام میں ان کے سیاست دان تدبریں لگے ہونگے۔ پھر یکدم زمین کانپنے لگے گی۔ اور جلد اس کے بعد زمین پر زلزلہ آ جائیگا۔ ان ایام میں وزراء کے دل دھڑکتے ہونگے۔ اور سوچ بچار کی وجہ سے ان کی نظریں جھکی ہونگی۔ اخبارات اور تقاریر میں ذکر ہوگا کہ یہ جنگ یورپ کی تہذیب کو مٹا دیگی۔ اور یورپ پر ابتدائی زمانہ عود کر آئیگا۔ جبکہ کھانے پہننے کے لئے یورپ کے پاس کافی سامان نہ تھا لوگ کہیں گے۔ کہ یہ جنگ ان کے لئے بڑی تباہی کا باعث ہوگی۔ اخبارات اور تقاریر میں جابجا یہی ذکر ہوگا۔ کہ کسی نہ کسی طرح یہ لڑائی بند ہو جائے۔ اور اس کے بند کرنے کے لئے بڑی کوشش کی جائیگی۔ لیکن اچانک لڑائی کا الٹی میٹم دیا جائیگا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ساز و سامان جو اس لڑائی کے لڑنے کے لئے خفیہ طور پر انہوں نے تیار کیا ہوگا۔ میدان میں آنکھوں کے سامنے لایا جائے گا۔

یہ مفہوم ہے ان ابتدائی تیرہ آیات کا جو میرے حکیم رب نے مجھے سمجھایا۔ پھر اگلی آیات میں علیم و حکیم ربّ فرماتا ہے۔ هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى۔ اِذْ نَادٰهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى۔ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى۔ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى۔ وَاَهْدِیَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى۔ فَاَرٰىهُ الْاٰیَةَ الْكُبْرٰى۔ فَكَذَّبَ وَعَصٰى۔ ثُمَّ اَدْبَرَ یَسْعٰى۔ فَحَشَرَ فَنَادٰى۔ فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى۔ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى

ان آیات کا ظاہر میں ابتدائی تیرہ آیات کے ساتھ کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ اگر میرا نظریہ ان آیات کے متعلق درست نہ ہو۔ میرے نزدیک چونکہ موجودہ جنگ کا بانی مبانی ایک دوسرا فرعون ہوگا۔ جو موسیٰ کے فرعون کا قائم مقام ہوگا۔ اس لئے اول تیرہ آیات کے بعد فوراً حضرت موسیٰ اور فرعون کا واقعہ علیم و حکیم ربّ نے پیش کیا۔ ان آیات کا مفہوم بھی میں اپنی سمجھ کے مطابق درج ذیل کرتا ہوں۔

یعنی جس وقت یورپ میں موجودہ جنگ کا خطرہ بڑھ جائیگا۔ تو ایک انسان جو بنی اسرائیل کا دوست ہوگا (شاید مسٹر چیمبرلین کی طرف اشارہ ہو) اس کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈال دے گا۔ کہ وہ اس فرعون کے قائم مقام انسان کے پاس جو میرے خیال میں ہٹلر ہے جا کر اس کو سمجھانے کی کوشش کرے۔ کہ جرمنی کے تنازعات کو آپس میں بیٹھ کر نرمی کے ساتھ جو متقی لوگوں کا رویہ ہے سلجھا دیں۔ لیکن وہ متکبر انسان پیٹھ موڑ لے گا۔ اور جابجا اپنے ملک میں تقاریر اپنے عزم کی تائید میں کرتا پھرے گا۔ اور لوگوں سے یہی کہتا پھرے گا۔ کہ میں تمہارا بہترین لیڈر ہوں۔ اور جو کچھ میں نے جرمن قوم کی بہبودی کے لئے تجویز کیا ہے۔ وہی ہو کر رہے گا۔ یہ انسان بنی اسرائیل کا بدترین دشمن ہوگا۔ اور بنی اسرائیل کو جرمنی سے بلکہ یورپ سے اخراج کے خیال میں ہوگا۔ اور ان کی جان و مال پر سخت ظلم کرتا رہے گا۔ چنانچہ ہٹلر ابتداء سے ایسا ہی کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بطور پیشگوئی اس دوسرے فرعون یعنی ہٹلر کے متعلق فرماتا ہے:۔ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى۔ یعنی ہم اس کو عبرت ناک سزا دیں گے۔ اور آنے والی نسلوں کے لئے وہ ایک سبق ہوگا۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاص حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تلوار کے جہاد سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو علم دیا تھا۔ کہ اس وقت واقعات دنیا میں ایسے ہوں گے کہ مسلمانوں میں تلوار کے ذریعے جہاد کی طاقت ہی نہ ہوگی۔ جیسا کہ فرمایا:۔ "خدا حضرت عیسےٰ کی طرف وحی بھیجیگا۔ اور بتائیگا کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے پیدا کئے ہیں۔ جن سے لڑنے کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ تم میرے بندوں کو کوہِ طور کی طرف لے جاؤ۔ اور وہاں انکی حفاظت کرو۔ پھر خداوند تعالےٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا۔ جو ہر بلند زمین سے اتریں گے۔ اور دوڑیں گے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ تھا کہ بوجہ اس عظیم الشان طاقت کے جو اللہ تعالےٰ یاجوج ماجوج کو دیگا۔ کوئی مسلمان ان سے نہ لڑے۔ پھر اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کا ظہور ان ایام میں ہؤا ہوگا۔ اور ان کا خلیفہ اور جماعت احمدیہ ان ایام میں دعا سے بہت کام لیگی۔ آگے چل کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔ "یاجوج ماجوج کہیں گے۔ کہ زمین پر جو لوگ تھے۔ ان کو تو ہم نے مار ڈالا۔ آؤ اب آسمان والوں کو قتل کریں۔ پس وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ اور خدا تعالیٰ انکے تیروں کو خون آلود کر کے گرا دے گا۔ اور خدا کے نبی اور ان کے ساتھی کوہ طور پر روکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ بھوک اور غذا کی احتیاج میں ان کی حالت اس درجہ کو پہنچ جائے گی۔ کہ ان میں سے ہر شخص کے نزدیک بیل کا سر سو دیناروں سے بہتر ہوگا۔ پھر خدا کے نبی عیسےٰ اور ان کے ہمراہی خدا سے دعا کریں گے۔ کہ وہ یاجوج ماجوج کو ہلاک کر دے خداوند تعالیٰ یاجوج ماجوج پر کیڑوں کا عذاب نازل فرمائیگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ ان کیڑوں سے سب کے سب یکدم مر جائیں گے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمینی لڑائی میں یاجوج ماجوج سخت نقصان اٹھائینگے اور پھر آسمان میں لڑائی ہوگی جو ہوائی جہاز اور ہوائی توپوں کی طرف اشارہ ہے۔

ان ایام میں اشیاء کی قیمت بہت بڑھ جائے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت دُعا سے بہت کام لیگی۔ اور انکی دُعا کی وجہ سے اس لڑائی کا نتیجہ نکلیگا۔ اس میں آیندہ زہریلی گیس کے استعمال کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بار بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ کہکر پکارا ہے۔ کیا غیر مبائعین اس سے سبق حاصل کرینگے؟

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں "مسلمان یاجوج ماجوج کی کمانوں۔ تیروں اور ترکشوں کو سات برس تک جلاتے رہیں گے۔" قریباً قریباً یہ الفاظ حضرت حزقیل نے بھی اپنے صحیفے میں فرمائے ہیں۔ کہ سات برس تک یاجوج ماجوج کا باقی ماندہ سامانِ حرب جلایا جائیگا

اس لڑائی کے بعد کے متعلق رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں "لوگ خوشحالی۔ امن اور چین سے زندگی بسر کریں گے۔"

ہمارا ایمان ہے کہ اس لڑائی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس رُوحانی نظام کا دور شروع ہوگا جو آپ نے پیش فرمایا۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ لوگوں کی توجہ ان عظیم الشان پیشگوئیوں کی طرف مبذول کریں۔ تاکہ وہ ان کی تکمیل دیکھکر سوچیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے لئے ان واقعات کا ظہور میں آنا لازمی تھا۔ اور جبکہ وہ واقعات سب کے سب پورے ہوئے۔ تو کیوں اس عظیم الشان انسان کے متعلق جو اس زمانہ کا مسیح ہے۔ غور اور فکر سے کام نہ لیں۔ چاہیئے۔ کہ ہم سب کے سب ہر طرف پھر کر لوگوں کو سُنائیں۔ کہ وقتِ مسیح ہے +

ہفتۂ جنگ

لیبیا پر برطانی حملہ

اس ہفتہ کا ایک نہایت اہم واقعہ برطانیہ کا وہ حملہ ہے جو اس نے بڑے زور اور پوری طاقت کے ساتھ لیبیا پر کیا ہے۔ سابقہ حملہ کی طرح یہ حملہ بھی ایسا اچانک اور آناً فاناً کیا گیا۔ کہ جرمن سٹ پٹا گئے۔ برطانیہ اس لڑائی کی تیاریاں گذشتہ پانچ ماہ سے کر رہا تھا۔ امریکہ آسٹریلیا اور کینیڈا میں جو جنگی سامان تیار ہوتا رہا۔ اس کا کثیر حصہ یہاں جمع کیا گیا۔ دس لاکھ کے قریب اتحادی فوج بھی مڈل ایسٹ میں لائی جا چکی تھی۔ جرمنوں کو حملہ کی امید تو تھی۔ لیکن ایسے فوری اور اچانک حملہ کا وہم نہ تھا جس روز حملہ شروع ہوا۔ سخت بارش ہو رہی تھی۔ اور چونکہ جرمنوں کے ہوائی اڈے زیر آب تھے۔ اس لئے وہ پرواز نہ کر سکے۔ خیال تھا کہ جرمنوں نے باردیہ کو بہت مستحکم کر رکھا ہے۔ لیکن پہلے ہی ہلہ میں اسے سر کر لیا گیا۔ سیدی عمر بھی فتح ہو چکا ہے۔ جرمنوں اور اطالویوں کی حالت اب دگرگوں نظر آتی ہے۔ ان کی فوجیں کئی حصوں میں تقسیم ہوکر ایک دوسری سے الگ ہو چکی ہیں۔ ان کے ٹینکوں کا کثیر حصہ چند ہی روز کی لڑائیوں میں تباہ کر دیا گیا ہے۔ گو برطانی ٹینکوں کا بھی نقصان ہوا۔ مگر دشمن کا نقصان سہ گنا ہے اور اب لڑائی قریباً سولہ سو مربع میل کے رقبہ میں ٹیلوں اور پہاڑیوں پر پھیل چکی ہے۔ جہاں پیدل فوجیں نبرد آزما ہیں۔ دشمن کے قریباً پندرہ ہزار سپاہی قید کئے جا چکے ہیں۔ اور اس طرح اس کی فوج جسکی تعداد برطانی فوج کی نسبت پہلے ہی کم تھی۔ اور بھی کم ہو گئی ہے۔ خبریں آ رہی ہیں کہ جرمن ہوائی جہازوں کے ذریعہ کمک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یونان اور اٹلی سے فوجیں بھیج رہے ہیں۔ مگر ظاہر ہے کہ کمک پہنچانے کا یہ کوئی ایسا ذریعہ نہیں جو لڑائی پر زیادہ اثر ڈال سکے۔ بحری رستہ میں برطانیہ کا جنگی بیڑا موجود ہے۔ اس کی زد سے بچ نکلنا آسان نہیں۔ ان حالات میں دشمن کیلئے کمک حاصل کرنا آسان نہیں ہے اتحادی فوجیں برابر بڑھ رہی ہیں۔ چنانچہ تازہ خبر یہ ہے کہ ہندوستانی فوج نے اگیولا کے مشہور شہر پر قبضہ کر لیا ہے مگر اسمیں بھی شک نہیں کہ دشمن جہاں اپنا سارا زور صرف کریگا۔ اور اسے ختم کرنے کیلئے بہت بڑی جد و جہد کی ضرورت پیش آئیگی۔

دراصل یہ لڑائی بہت اہم ہے اگر اتحادی اسمیں کامیاب ہو جائیں تو افریقہ گویا اٹلی کے اثر سے پاک ہو جائیگا۔ اور شمالی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات یعنی الجیریا۔ مراقش اور ٹیونس وغیرہ بھی جرمن دست برد سے محفوظ ہو جائینگے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ اب جو زبردست فوجی طاقت مصر کی حفاظت کیلئے یہاں جمع ہے۔ اسے کاکیشیا میں جرمن حملہ کے خلاف نہایت مؤثر رنگ میں استعمال کیا جا سکیگا۔ دوسرے اٹلی پر براہ راست حملہ کا امکان بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ ایک اور قابلِ ذکر پہلو یہ ہے کہ ترکی میں اس جنگ کے نتائج کا بڑی بے تابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ اور ترکوں کو برطانیہ کی کامیابی سے بڑی دلچسپی ہے۔ وجہ یہ کہ اگر یہ مہم کامیاب ہو جائے۔ تو جرمنی کی طرف سے ترکی کو خطرہ نہ رہیگا کیونکہ مشرق وسطیٰ سے برطانی امداد پہنچنے کا رستہ کھلا ہوگا۔ اسی طرح مشرق قریب کے ممالک پر بھی جرمن دست درازی نہ کر سکینگے۔ چنانچہ مشرق وسطیٰ کے آسٹریلیا کے ڈپٹی کمانڈر انچیف جنرل بلیمی کا بیان ہے، کہ اس جنگ کے نتائج بڑے اہم ہونگے اور ترکی اس سے یقینی طور پر متاثر ہوگا جواب اپنے مستقبل کے متعلق امید و بیم کی حالت میں ہے۔ بحیرہ روم کے مشرقی حصہ پر بھی اس کا گہرا اثر پڑیگا۔

روس کی جنگ

جرمنوں نے روس کو چھ ہفتوں میں ختم کر دینے کے دعویٰ سے جنگ شروع کی تھی۔ مگر اب یہ جنگ چھٹے مہینہ میں داخل ہو چکی ہے اور ابھی تک اس کا انجام نظر نہیں آتا۔ گذشتہ چند روز سے پھر ماسکو پر حملہ کی شدت میں اضافہ ہو چکا ہے۔ اور حالت تشویش سے خالی نہیں۔ جرمن نہایت بے پروائی کے ساتھ اپنے آدمیوں اور سامانِ جنگ کو اس دوزخ کا ایندھن بنائے جا رہے ہیں جس کا منہ بہت کھلا ہے۔ ماسکو کے اردگرد بہت سے شہروں پر ان کا قبضہ ہو چکا ہے اگرچہ روسی جان توڑ مقابلہ کر رہے ہیں مگر ابتک جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ جرمن افواج کی یلغار کو روکا نہیں جا سکا۔ جرمنوں کا دعویٰ ہے۔ کہ اب وہ شہر سے صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر ہیں اور مشرق کی طرف سے شہر پر حملہ کی کوشش کر رہے ہیں

موسم سرما میں
طب یونانی کا مایۂ ناز ٹانک
لبوب کبیر
عام جسمانی اور مخصوص عصبی طاقت کے لئے بے نظیر تحفہ ہے
قیمت درجہ اول دس تولہ کی شیشی ۵ قیمت درجہ دوم دس تولہ کی شیشی دو روپے آٹھ آنہ
(نوٹ) یکم دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک کے لئے ان قیمتوں میں ایک چوتھائی رعایت کر دی گئی ہے!
ملنے کا پتہ
ویدک یونانی دواخانہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ اس محاذ پر روسی فوجیں نہایت احتیاط کے ساتھ پیچھے ہٹ آئی ہیں۔ لیکن ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ روسٹوف کے محاذ پر انہیں کامیابی ہو رہی ہے۔ اور وہ دشمن کو چالیس میل تک پیچھے دھکیلنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔

انقرہ ریڈیو سے کہا گیا ہے۔ کہ مشرقی یوکرین کی آٹھ لاکھ جرمن فوج کاکیشیا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اور دریائے ڈان کے طاس میں روسی انسس کا زبردست مقابلہ کر رہے ہیں۔ گو جرمن ٹینکوں اور ہوائی جہازوں سے مسلح ہیں۔ مگر روسی انہیں ایک میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پیچھے دھکیلتے جا رہے ہیں بی بی سی کا بیان ہے۔ کہ برطانی فوج کے بعض ٹینک دستے روس کی امداد کیلئے ماسکو کے محاذ پر پہنچ گئے ہیں۔ ۲۵ نومبر کو پہلی بار ان کا مقابلہ جرمنوں سے ہوا۔ اور ان دستوں کو دو مقامات پر بھاری کامیابی ہوئی۔ برطانی فوج کے ہوائی دستے بھی ماسکو کی لڑائیوں میں کامیابی کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ انڈین ہائی کمانڈ

کے بعض بڑے بڑے افسر کاکیشیا میں پہنچ چکے ہیں۔ اور ڈیفنس لائن بنانے میں روسی جرنیلوں سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں۔ یہاں دشمن کے مقابلہ کی زبردست تیاری کی جا رہی ہے۔ ہندوستان سے بکثرت فوجی لاریاں اور سامان جنگ یہاں پہنچایا جا رہا ہے۔

جاپان اور امریکہ

جاپان ابھی تک اسی گو مگو میں ہے نہ اِدھر نہ اُدھر۔ جنگجویانہ فضاء پیدا ہو رہی ہے۔ دوسروں کے خلاف جذبات کو مشتعل کرنے کا سلسلہ برابر جاری ہے فوجی سرگرمیاں بھی نظر آتی ہیں۔ مگر تا حال اس سے آگے کچھ نہیں۔ امریکہ میں جاپانی نمائندوں کے ساتھ صلح کے مذاکرات قریباً ختم ہو گئے ہیں۔ اور امریکن مدبرین جاپان کے ساتھ مصالحت سے مایوس ہو چکے ہیں۔ بحر الکاہل کے مسائل پر تبادلہ خیالات کے لئے امریکن وزیر خارجہ نے آسٹریلیا۔ برطانیہ۔ جزائر شرق الہند اور چین کے سفیروں سے ملاقات کی۔ اور یہ سب فیصلہ کر چکے

ہیں۔ کہ بحر الکاہل میں جاپان کا مقابلہ متفقہ طور پر کریں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ جاپان کے خلاف روس اور چین میں بھی ایک جنگی معاہدہ طے پا چکا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ اور اہم ترین خبر یہ ہے۔ کہ امریکہ

نے بحر الکاہل میں اپنی پوزیشن کے استحکام کے لئے فرانسیسی گیانا اور مارٹینیکو پر قبضہ کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی الومنیم کی کانوں کی حفاظت کے لئے اپنی فوج کا کافی حصہ ڈچ گی آنا میں داخل کر بھی دیا ہے

قرص خاص

جریان کے مرض کی اہمیت کسی توضیح کی محتاج نہیں۔ اکثر مریض آخر اسے لاعلاج سمجھکر اپنی زندگی سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ جو اصحاب اس مرض کا شکار ہوں یا ان کے علم میں کوئی دوست اس مرض میں مبتلا ہوں۔ تو انہیں ہمارے دواخانہ کی خاص مجرّب دوا قرص خاص اکسیر تبہ ضرور استعمال کرنی چاہیئے۔ یہ دوا ہر قسم کے جریان میں لاجواب ثابت ہوئی ہے۔ اس کے استعمال سے پرانے سے پرانا جریان۔ رقت۔ سرعت۔ ذکاوت حس اور کثرت احتلام کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

قیمت پچاس قرص دو روپے

ملنے کا پتہ :- دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

محترمہ بیگم صاحبہ جناب نواب محمد علی خانصاحب اف مالیر کوٹلہ کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

آپ کی فیسرین کریم میں نے ایک عزیز کو منگا کر دی تھی۔ جنکا چہرہ مہاسوں (کیلوں) کی کثرت سے ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا چیچک نکلی ہوئی ہے۔ اور اس قسم کے ہٹیل مہاسے تھے۔ کہ کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا۔ مہاسوں کے انجیکشن بھی کروا چکی تھیں۔ مگر میں خوشی سے اب یہ لکھنے کے قابل ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے فیسرین کریم نے یہ اثر دکھایا ہے۔ کہ ان کا چہرہ مہاسوں سے پاک ہے۔ اور داغ بالکل معدوم ہو چکے ہیں۔ بلکہ رنگ بھی پہلے سے نکھر آیا ہے۔ اور اب بھی وہ اس خوف سے کہ دوبارہ پھنسیوں کا دورہ نہ ہو جائے اسے برابر استعمال کئے جاتی ہیں۔ اور آپکی وہ ممنون ہیں۔ فیسرین کریم بلاشبہ کیلوں۔ چھائیوں اور بدنما داغوں الغرض چہرہ اور جلد کی بیماریوں کے لئے اکسیر ہے۔ خوبصورت بناتی ہے۔ خوشبودار ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہر جگہ بکتی ہے۔ اپنے شہر کے جنرل مرچنٹس اور مشہور دوا فروشوں سے خریدیں۔

وی۔پی منگوانے کا پتہ :- فیسرین فارمیسی مکتسر (پنجاب)

ٹٹ بٹ

موتی

مردانہ طاقت کی بہترین دوا

بے ضرر مگر جادو اثر

سالہا سال کے تجربہ کا نچوڑ

پہلے شیشی نہ خریدیں

گیا گذرا اور ضعیف العمر آدمی کیوں نہ ہو۔ ایک ہی گولی سے اثر نمایاں ہوگا

ضروری نوٹ :- ہر موسم میں یکساں مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ۳۰ گولیاں ۲/۸ پیکنگ و محصولڈاک ۱۰/

سیمپل پیکٹ دو گولیاں ۴/ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں خود بخود سچائی کا امتحان ہو جائیگا

سول ایجنٹ :- برائے انڈیا۔ برما اینڈ سیلون

ریس اینڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۱۷ فورٹ بمبئی۔

MANUFACTURERS — TIT.BIT (INDIA) Co.

روح نشاط۔ یہ خمیرہ دل۔ دماغ اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثال ہے۔ قیمت ایک چھٹانک صہ/۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ تعطیل!

۲۷ر نومبر کو آخری جمعرات کی تعطیل کی وجہ سے ۲۸ر نومبر کی صبح کو اخبار شائع نہیں ہوگا۔ اگلا پرچہ ۲۹ر نومبر کی صبح کو شائع ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔ (مینیجر)

پھانسی سے مخلصی کیلئے درخواستِ دعا

موضع سندر گڑھ کے چار احمدیوں کو پھانسی کی سزا سیشن جج امرتسر کی عدالت سے مل چکی ہے۔ اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی ہے۔ جو یکم دسمبر سے شروع ہونے والے ہفتہ میں پیش ہونے والے مقدمات کی لسٹ میں آ گئی ہے۔ احباب جماعت ان احمدی بھائیوں کے لئے درد دل کے ساتھ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے مخلصی عطا کرے۔

نہایت ضروری استدعا

جن اصحاب کا چندہ "الفضل" ختم ہے۔ یا عنقریب ختم ہو رہا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی ۲۵، ۲۶ر نومبر کے پرچوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان اصحاب کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ دفتر محاسب ارسال کرنے کی کوشش فرمادیں۔ احباب کو شائد معلوم ہوگا۔ کہ اخبارات کے لئے حالات بہت ہی نازک حد تک پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کے لئے ایک ایک دن گذارنا مشکل ہو رہا ہے۔ پس ہمیں امید ہے۔ کہ احباب جلد تر توجہ فرمائیں گے۔ جو دوست اس وقت کسی اشد مجبوری کی وجہ سے چندہ ادا نہ کر سکتے ہوں اور جلسہ سالانہ کے موقع پر ادا کرنیکا ارادہ رکھتے ہوں وہ براہ کرم ہمیں ۶ر دسمبر سے قبل اطلاع دے دیں تا ان کے وی۔ پی روک لئے جائیں۔ دوسرے تمام احباب سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ وی۔ پی وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

ضلع ملتان اور ڈیرہ غازیخاں کی احمدی جماعتوں کو اطلاع

مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کو ملتان ڈیرہ غازیخاں اور ارد گرد کے علاقوں کیلئے مبلغ مقرر کیا گیا ہے۔ جماعتیں حسب ضرورت جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی سے خط و کتابت کر کے انہیں اپنے ہاں منگوا سکتی ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ علامہ موصوف سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے

کوشش کرنا ہر احمدی دوست کا فرض ہے۔ امید ہے ہر خریدار دوست کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

خالص اور مجرّب ادویّہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ آپکو ہر قسم کی ادویہ مہیا کر کے دینگے۔ اسکے علاوہ ہمارے دواخانہ میں بعض خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔

سرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کیلئے بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کیلئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ/ - ۶ ماشہ ۸/ - ۳ ماشہ ۱۰/

اس کے مفید ہونے کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں

مکرمی و محترمی جناب محمد طالب صاحب کنسٹیبل جھنگ تحریر فرماتے ہیں:-

"میں نے عام طور پر بہت سے سرمے استعمال کئے ہیں لیکن ان سے مجھے چنداں فائدہ نہیں ہوا۔ سرمہ ممیرا خاص میں نے اور میرے بھائی صاحب نے استعمال کیا ہی ہو کہ بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اور آنکھوں سے جالے بھی اڑ گئے ہیں۔"

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمتِ خلق قادیان (پنجاب)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے کریوسوٹنگ پلانٹ ڈھلواں سے ۱۵-۱-۱۹۴۲ سے ۱۴-۱-۱۹۴۳ تک ایک سال کے لئے دو سو ٹن لکڑی کا برادہ اور لکڑی کا بورا اٹھانے کیلئے سر بمہر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ٹھیکہ کے شرائط مندرجہ ذیل پتہ سے ایک روپیہ نقد ادا کرنے پر مل سکتے ہیں۔ یہ فیس واپس نہیں کی جائیگی۔ ٹنڈر پندرہ دسمبر ۱۹۴۱ء کے چار بجے شام تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اگلے کام کے روز گیارہ بجے قبل دوپہر کھولے جائیں گے۔

سلیپر کنٹرول آفیسر
ناردرن گروپ سلیپر پول۔ لاہور

اگر آپ پریشان ہونا نہیں چاہتے تو

کراؤن بس سروس

میں سفر کیجئے۔ ریل کی طرح پورے ٹائم پر اپنے مقامات پر پہنچیئے۔ پہلی سروس ۴½ بجے لاہور سے پٹھانکوٹ کو چلتی ہے۔ اسکے بعد ہر پچاس منٹ کے بعد چلتی ہے۔ اسی طرح پٹھانکوٹ سے لاہور کو چلتی ہے۔ لاری پورے ٹائم پر چلتی ہے۔ خواہ سواری ہو یا نہ ہو چلتی ہے۔

دی مینیجر کراؤن بس سروس
بشمولیت
رائل آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۔ ۲۶ر نومبر۔ لیبیا میں ہماری فوجوں نے ایک اور مقام جالو پر قبضہ کرلیا ہے۔ جو مصری سرحد سے دو سو میل دُور ہے۔ طبروق کے علاقہ میں پیدل فوجوں میں لڑائی بڑے زور سے ہو رہی ہے۔ ہماری کمک برابر پہنچ رہی ہے۔ لیکن دشمن کو کمک پہنچنے کا ابھی کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ یہ لڑائی وسیع رقبہ میں ہو رہی ہے۔ اور اس میں کوئی خاص مورچہ وغیرہ نہیں۔ انگریزی ٹینک ریگستان میں دشمن کے دستوں کو تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ ممکن ہے یہی حالت کئی دنوں بلکہ کئی ہفتوں تک جاری رہے۔

ماسکو ۔ ۲۶ر نومبر۔ روسی پریس کے ڈپٹی چیف موسیو لزوسکی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ماسکو سر کرنے کے لئے جرمنوں نے اپنے آدھے سے زیادہ ٹینک میدان میں جھونک دیئے ہیں۔ شہر کو زیادہ خطرہ کالینن کی طرف سے ہے۔ اور جرمن فوجیں یہ دیکھکر کہ وہ سامنے کی طرف سے نہیں بڑھ سکتیں۔ اب جنوب مشرق سے گھوم کر اسکے پیچھے پہنچنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ شہر کے آس پاس جرمنوں کو اس سے بہت زیادہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ جتنا کہ انہیں ۱۹۱۶ء میں ورڈون کی لڑائی میں ہوا تھا۔ اس لڑائی میں ان کے تین لاکھ آدمی مارے گئے تھے۔ موسیو موصوف نے کہا کہ شدید نقصانات کے باوجود جرمن ماسکو کو فتح نہ کر سکینگے۔

سڈنی ۔ ۲۶ر نومبر۔ مسٹر ڈف کوپر نیوزی لینڈ کا دورہ کرنے کے بعد آج یہاں پہنچ گئے۔

ماسکو ۔ ۲۶ر نومبر۔ موسیو لزوسکی نے کہا۔ کہ کمیونزم کے خلاف برلن میں جو معاہدہ جرمنی اور اس کے مقبوضہ ممالک میں ہو رہا ہے۔ اس سے ہٹلر یہ ثابت کرنا چاہتا ہے۔ کہ کمیونزم کے خلاف سارا یورپ اس کے ساتھ ہے۔ مگر جب برطانیہ اور امریکہ ہمارے ساتھ ہیں۔ تو باقی یورپ کی کوئی حیثیت نہیں۔

واشنگٹن ۔ ۲۶ر نومبر۔ جاپان کے ساتھ گفتگو بہت نازک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ ٹوکیو کے امریکن سفیر نے جاپان میں رہنے والے امریکن باشندوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ جلد از جلد امریکہ روانہ ہو جائیں۔ امید ہے کہ وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل آج پھر جاپانی نمائندوں سے بات چیت کریں گے۔

ٹوکیو ۔ ۲۶ر نومبر۔ آج شاہِ جاپان نے جاپانی وزیر اعظم کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ جس نے آپ کو اہم سیاسی معاملات کے متعلق رپورٹ پیش کی۔

لنڈن ۔ ۲۶ر نومبر۔ رائل ایر فورس کے دستوں نے گذشتہ شب بریسٹ اور شیئر برگ کی گودیوں پر بمباری کی۔ برطانیہ میں ایک جرمن بمبار گرالیا گیا۔

حیدر آباد ۔ ۲۶ر نومبر۔ نظام گورنمنٹ نے وائسرائے کے جنگی فنڈ میں مزید چھ ہزار پونڈ کی رقم دی ہے۔ پانچ ہزار پونڈ سے ایک شکاری ہوائی جہاز خریدا جائے گا۔ جس کا نام نظام سٹیٹ ریلوے کے نام پر رکھا جائے گا۔

دہلی ۔ ۲۶ر نومبر۔ آج فیڈرل کورٹ میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا۔ جس کا مقصد بہار گورنمنٹ کے نشہ بندی کے قانون کو ناجائز ثابت کرنا ہے۔ ضلع سارن میں دیسی شراب لے جانے پر ایک ملزم کی سزا پٹنہ ہائیکورٹ نے بحال رکھی تھی جس کی اپیل کی گئی ہے۔

لنڈن ۔ ۲۵ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانی فوج کا ایک گشتی دستہ دوشنبہ کی شب کو نارمنڈی (فرانس کا ساحل) پر اُترا۔ اور صحیح و سالم واپس آگیا۔ صرف ایک آدمی مشین گن کی گولی سے زخمی ہوا۔ جرمن ہائی کمانڈ نے کہا ہے۔ کہ برطانیہ نے فرانس کے ساحل پر فوجیں اتارنے کی کوشش کی۔ مگر سخت نقصان اٹھا کر اسکے جہاز واپس ہوئے۔

انقرہ ۔ ۲۵ر نومبر۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لیبیا کی جنگ کو جرمن کئی سال تک جاری رکھ سکتے ہیں۔ برطانیہ کو وہاں محوری طاقت کا جائزہ لینے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ جنگ جلد ختم نہ ہوگی۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے کہ وہاں جرمنوں کیلئے کمک پہنچنا مشکل ہو رہا ہے۔ تمام ساحل کے ساتھ ساتھ برطانی جہاز جمع کر دیئے گئے ہیں۔ اطالوی اعلان میں ایک برطانی جرنیل کی گرفتاری کی گپ ہانکی گئی تھی۔ مگر یہ سراسر غلط ہے۔

برلن ۔ ۲۵ر نومبر۔ محوری ممالک کی کانفرنس میں آج سارے ملکوں کیطرف سے نئے سمجھوتہ پر دستخط ہوگئے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ۱۹۳۶ء میں کمیونزم کے خلاف جو معاہدہ ہوا تھا۔ اسے غیر معین عرصہ کے لئے ممتد کر دیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر ہٹلر کا یہ پیغام پڑھا گیا۔ کہ ہم نے کمیونزم کو ادھ موا کر دیا۔ اس کانفرنس کا مدعا یہ ہے۔ کہ یہ ممالک جرمنی کو اپنا لیڈر تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس کے نئے نظام میں شامل ہوتے ہیں۔ ٹرکی نے اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت کو منظور نہیں کیا۔ سویڈن اور پرتگال کے نمائندے بھی نہیں آئے۔

قاہرہ ۔ ۲۵ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستانی فوج نے جو لیبیا کی جنگ میں شامل ہے۔ اگیولا پر قبضہ کرلیا۔ تین ہزار جرمن اور اطالوی قیدی بنائے گئے۔

انقرہ ۔ ۲۶ر نومبر۔ ترکش گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ کریمیا سے بھاگ کر سولہ جرمن آب دوزیں ترکی کے پانیوں میں داخل ہوگئی تھیں۔ جنہیں پکڑ لیا گیا ہے۔ اور ان کے عملے کے ایک ہزار سپاہیوں کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲۵ر نومبر ترکی گورنمنٹ نے تمام ایسے جہازوں کو جنکا وزن ۱۵۰ ٹن سے کم ہو بحیرہ اسود میں جانے کی ممانعت کر دی ہے اسکی وجہ اسکے دو جہازوں کی غرقابی ہے۔ جنہیں تارپیڈو مارے گئے۔

الہ آباد ۲۵ر نومبر۔ اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں میں بالخصوص بہت اضافہ ہوگیا ہے۔ اس وقت گندم کا بھاؤ ۴½ سیر فی روپیہ ہے۔ کوئلہ کا نرخ ۵۰ فی صدی بڑھ گیا ہے۔

نیویارک ۲۵ نومبر۔ امریکن گورنمنٹ نے جنرل ڈیگال کی فوجوں کو امدادی قانون کے ماتحت امداد دیئے جانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں آزاد فرانسیسی فوجوں کو شکست ہو رہی ہے۔ وہ علاقے امریکن ڈیفنس کے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔

انقرہ ۲۵ر نومبر۔ اطالوی محکمہ پروانہ کے ایک حاکم اعلےٰ نے اس وجہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ کہ وہ بحیرہ روم میں برطانی بیڑے اور ہوائی جہازوں کے ہاتھوں اٹلی کے دس جہازوں کو غرق ہونے سے نہ بچا سکا۔ جو چھ ہزار سپاہی اور بہت سا سامان جنگ لے کر لیبیا جا رہے تھے۔

لنڈن ۲۵ر نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایبے سینیا میں واحد اطالوی چھاؤنی گونڈر سے اب برطانی فوجیں صرف سات میل کے فاصلہ پر ہیں۔ یہاں سے برطانی توپ خانہ گونڈر پر گولہ باری کر رہا ہے۔

انقرہ ۲۵ر نومبر۔ ترکش ریڈیو کا بیان ہے کہ جاپان میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ ملک میں عام لام بندی شروع ہوگئی ہے۔

رنگون ۲۵ر نومبر۔ برما ریڈیو کے مبصر نے مشرق بعید کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سیام کی سرحد پر چین کی سرحد کی نسبت زیادہ جاپانی فوجیں جمع ہو رہی ہیں۔ سیام میں لام بندی شروع ہوگئی ہے۔ اور ریزرو فوجیں طلب کی جا رہی ہیں۔ سیام ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بہت ممکن ہے عنقریب ہمیں اپنی حفاظت کے لئے لڑنا پڑے۔

انقرہ ۲۵ر نومبر۔ افغانستان سے خارج شدہ دو سو جرمن اور اطالوی باشندے کل یہاں پہونچے۔ ان کے سفر کے لئے سپیشل ٹرین کا انتظام کر دیا گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah